بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ نعتستان موسوم بہ

فکرستان

نیند آنے کے عوض آنکھوں میں آنسو آئیں (سیفی) سونے والے نہ سنیں رام کہانی میری

(الرحمٰن علم القرآن - خلق الانسان علمہ البیان) (ولقد کرمنا بنی آدم)

اللہ جل شانہ وعم نوالہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے نہ صرف انسانوں کو شرفِ انسانیت سے سرفراز کیا بلکہ ان سے اکثروں کو اپنے حبیبِ پاک کا امتی ہونے کی عزت سے بھی ممتاز فرمایا۔ طبعِ سلیم - عقلِ رسا اور توفیقِ نیک کو ہمدم وہمراز بنایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذٰلک۔

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید (حافظ) قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

دولتِ انسانیت ہی خلد ہے (سیفی) سیفی تم کو اور اب کیا چاہیئے

لہ دوسروں کے مقابلہ میں عقلمندی کا دعویٰ کرنا تکبر ہے۔ محض یہ کہنا کہ اللہ نے عقل دی ہے اظہارِ نعمِ الٰہی میں داخل ہے۔ لوگوں کو بیجا انکسار سے بچکر "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" کی کنہ کو پہنچنا چاہیئے تاکہ عاقبت بخیر ہو۔ (واشکروا نعمت اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون)

نعمتوں کا جتانا بھی شکر ہے (سیفی) بخششوں کا ماننا بھی شکر ہے

جس سے ہو تردیدِ انعامِ خدا (سیفی) اسقدر بھی انکسار اچھا نہیں

بُرے کام سے بچنے کا خیال ہی توفیقِ نیک ہے ورنہ کوئی مستحقِ عذاب کیوں ہو؟

سیفی جنت میں پہنچنا تو بہت آسان ہے رہزنِ عقل اگر کجروئیِ قلب نہ ہو

واللہ یہی وہ دولتین ہین جن کے مقابل دنیوی کسی دولت کی کوئی ہستی نہین ہے جنھین یہ فضائل حاصل ہین اُنھین اب اور کیا چاہیئے۔ (من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرًا کثیرًا) مبارک ہین وہ بزرگ جنھین ان نعمتون کی قدر ہے۔ نادان ہین وہ لوگ جو انکے ہوتے طغیان و کفر کرتے ہین۔ مال کی دُھن مین مآل کو برباد اور لذائذ نفسِ امارہ کے خیال مین بہائم کی طرح خود کو اپنے ہمجنس کے حوالہ کر دیتے ہین۔

سیفی آزادی کی بھی کچھ فکر ہے ۔۔۔ اپنے جیسون کی غلامی کب تلک

عقلمندونکو چاہیئے کہ وہ ان بزرگیون کا عملی شکریہ ادا کرتے رہین تاکہ دارین کی فلاح حاصل ہو

آدمیت ہو تو پھر ہے آدمی بھی آدمی (سیفی) جسمین شیرینی نہو وہ راکھ ہے شکر نہین

مَیں اللہ نے طبع موزون عطا فرمائی ہے تو ہرگز اُسکا یہ منشا نہین ہے کہ اُسکو گل و بلبل اور ساغر و مَل کی فرضی تعریف اور ایسے اشعار کے لکھنے مین برباد کردین جن کو جاہل اپنے افعال ناجائز کی خوبی ظاہر کرنیکا ذریعہ سمجھین اور عیب کو ہنر سے بدلنے کے لئے وثیقہ خیال کرین۔

حرف آئے جس سے اپنے دین پر ۔۔۔ سیفی ایسی شاعری کس کام کی

وہ دردمندان قوم جنھون نے افرادِ قوم کے اخلاق کی اصلاح کو اپنا فرض سمجھ رکھا ہے یہ خوب جانتے ہین کہ اہلِ دل اساتذہ سلف کے صدہا شعر کس کس موقع پر کون کون اور کیسے کیسے لوگ پڑھ دیتے ہین۔ پہلا زمانہ مبارک زمانہ تھا کہ عاشقانہ سچے اشعار کے لکھنے والے بھی تھے اور اُن کا مطلب سمجھانے والے بھی۔ آہ اب نہ وہ زمانہ باقی ہے اور نہ وہ بزرگ فقط چابے ہوئے نوالون کا چابنا اور اچھون کی بُری نقلین اتارنا باقی رہگیا ہے

اب کہان پہلی سی گلشن کی بہار (سیفی) کانٹے ہی کانٹے ہین پھولونکی عوض

گویا اسی زمانہ کے شعرا کے لیے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (وانھم یقولون ما لا یفعلون) واقعی اس آیہ محکم کا صاف صاف مطلب تاویل و تفسیر کے بغیر کس طرح ہمارے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ شعرائے عرب کی شاعری بھی دور از حقیقت تخیل اور گندے مضامین

کی وجہ عبرت انگیز تھی مگر اتنی نہین جتنی کہ اب ہے۔

چھوڑیئے ابرو کو گیسو کی ادا کچھ اور ہے (سیفی) وہ بلا کچھ اور تھی اور یہ بلا کچھ اور ہے

خصوصاً اس زمانہ مین جو فرشتون کے ساتھ گستاخیان۔ پیغمبرون کے ساتھ بے ادبیان اور خدا کے ساتھ شوخیان ہو رہی ہین وہ ایسی نہین ہین کہ جذباتِ مذہبی کا استیصال نکرین عام مذاق اس قدر بگڑ گیا ہے کہ جب تک خالق کا وجود مخلوق مین نہ ثابت کیا جاسے سامعین کو لطف ہی نہین ملتا۔ ظاہر ہے کہ آگے چلکر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

کبھی کسی پہ یہ غمزہ نہ مہربان ہونگے (سیفی) ابھی غضب ہین تو آگے بلائے جان ہونگے

خاکسار بھی اپنی طالب علمی کے زمانہ مین نادانی سے اسی طرف متوجہ تھا چنانچہ ایک مکمل عاشقانہ دیوان (موسوم بہ عشقستان) عمر عزیز کا ایک قابل قدر حصہ تلف ہو جانے کی یادگار مین نوحہ خوانی کرانے کے لیئے مزار محنت بنا ہوا ہے۔ لیکن جب فرقان کریم مین بار بار شاعری کی توہین اور آنحضرت کے شاعر نہ ہونیکے تاکیدی مضامین دیکھے تو یہ سب بے مرجع و مآب زلف و ابرو جو فی الحقیقت سانپ اور بچھو سے کم نہین ہین۔ بیطرح ڈسنے لگے۔ خیال ہوا کہ بغیر تعین معشوق و پابندئ احکامِ شرع ہماری شاعری نہ صرف ہمارے لیے بلکہ قوم کی قوم کے لیئے سخت مضر و مہلک ہے۔

سوا خدا کے لگاؤ نہ دل کسی سے تم (سیفی) نہ رہنے پاؤگے ورنہ کبھی خوشی سے تم

محض زبان کا خیال کرکے دارین کے فوائد جلیلہ سے محروم رہنا سراسر نادانی ہے خصوصاً جبکہ اصلاح زبان کے جائز ذرائع موجود ہین۔ پس اس ہیچمیرز نے حمد و نعت کیجانب جسکی طرف بدو شعور سے طبیعت مائل تھی توجہ کی تاکہ سرکار دو عالم کی محبت دل مین گھر کر جائے اور دنیا نہ سہی نہ سہی عاقبت تو سنور جائے (والآخرۃ خیرا و ابقیٰ) (واللہ یرید الآخرۃ)

ان گناہون پر ہے عشقِ مصطفےٰ (سیفی) دیکھتا ہون اپنی جرأت کی طرف

حیف صد حیف

لایقِ عشقِ نبی مجھسا گنہگار نہیں ( ) اسلئے شرم کے آتے ہیں پسینے مجکو

خواہشاتِ دنیا میں چور۔ مے ہوا و ہوس سے مخمور ہون۔ جہان تک دیکھتا ہون میری ہمت ہمت ہے۔ نہ میری نیت نیت۔ حوصلہ کم حوصلہ۔ اور سلیقہ بے سلیقہ ہے۔ عشقِ نبی تو وہ بارِ گران ہے کہ جسکے لیے بڑا دل بڑا جگر اور اخلاصِ حضرت اویسؓ و جنابِ ابوذرؓ چاہیئے یہان تھوڑا سے ذرا مین ارادے ڈانوا ڈول اور غیر کے آگے ہاتھ کچکول بنجاتے ہین پس میری ندامت کا کوئی اندازہ اور غیرت کا کوئی ٹھکانا نہین ہے۔ بایں ہمہ نعت گوئی ہی طبعِ موزون کے لئے متاعِ امتیاز اور امیدِ شفاعت کے لیے سرمایہ ناز ہے تو محض اسلیئے کہ

سیفی غلامِ شیفتگانِ نبی ہون میں منظور شاعری سے ہے اُنکی رضا مجھے

جنابِ باری میں بہ تضرع و زاری التجا ہے کہ اس خدمت کی بدولت مجھ عاصی کو اپنی اور اپنے حبیب پاک کی سچی محبت اور بڑھ کر کم نہ ہونے والی کشش الفت مرحمت فرمائے اور خاتمہ بخیر کرے آمین یا ارحم الراحمین۔

خدا و رسول خدا کہتے کہتے (سیفی) نکلجائے دم مصطفٰے کہتے کہتے

حمد سرائی سے بہتر کوئی کلام اور نعت گوئی سے محترم کوئی کام نہین۔ مدح و مداحینِ حضورِ انور کا مخالف کوئی بے ایمان ہوگا (الشعر کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح) (مشکواۃ)

مگر افسوس کہ ان دنون اس گلشن بہار میں بھی وحشت کے آثار پائے جاتے ہین۔ بے ریا بہی خواہان قوم کی سچی تحریکون نے اتنا تو کیا کہ بعض عقلمند افراد قوم (الشعراء یتبعہم الغاوٗن) کی زد سے نکلنے کی سعی کر رہے ہین لیکن انہین معلومات کی کمی ہمت کی کوتاہی کی وجہ شاعری سے دلچسپ مصارف نظر نہین آتے اسلیے وہ سہل انگاری سے نعت گوئی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین۔ کیونکہ اس طرف کچھ ہی زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے مگر اتنا نہین خیال کیا جاتا کہ زبانی شاعری

زبانی شاعری ہے اسکو اس سے اور توے کو آفتاب سے کیا نسبت وہان کیسی ہی غلطی
کیون نہ ہوجائے۔ پوچھنے والا کون ہے؟ ڈر کسکا ہے نقصان کیا؟ کوئی مہربان ملا تو زیادہ سے
زیادہ کچھ علمی بحث ہوکر رہگئی۔ یہان کا عالم ہی کچھ اور ہے۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے
عقائد کا خوف ایمان کا ڈر ہے۔ علم باعمل۔ سچا خلوص۔ بے ریا عقیدت درکار ہے پختہ علم
ہوا تو نورٌ علیٰ نور ورنہ اس ارفع و اعلےٰ مقام پر تو صرف بے نقص مضامین اور انکی حقیقت
سے بحث ہے نہ کہ لفاظی اور تک بندی سے (نی کل داد پھیمون) کی حد سے باہر رہنا پڑتا ہے

عشق احمد ہی ہے جو کچھ بھی ہے لیکن سیفی — دمِ شمشیرِ ادب پر ہمین جینا ہوگا

افسوس کہ بہت کم حضرات نشیب و فراز کا خیال فرماتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین نہ روزہ رکھتے
ہین احکامِ خدا کا پاس نہ ہدایاتِ نبی کا احساس مگر عاشقِ رسول ہین۔ بے لگام دریدہ دہن
بکے جاتے ہین بے ادبی ہورہی ہے اسکی خبر نہین! کفر کلمے نکل رہے ہین اس کی
اطلاع نہین! افسوس۔

کیون نہ سوجھے جاہلون کو شاعری (سیفی) اگر — مردم میکند بوزینہ ہم

عزیزو! کیا ہمارے یہ اطوار مفید ہین ہرگز نہین اور کس طرح مفید ہون۔

حکم نبی سے عشق نہین اور نبی سی ہے — پیاسے نہ ہون تو چشمۂ کوثر سے نفع کیا

واقعی

کلیجا قیس کا دل کوہکن کا چاہیے سیفی — کسی پر جان دینا ہر کسی سے ہو نہین سکتا

یہ اور ستم کہ اس بے ادبانہ نعت گوئی کو اپنا نام و نمود قائم کرنیوالی گروہ۔ قوال[۵] بھانڈ۔ ڈفالی

[۵] بھائی بھائی آپس مین بہت عزیز ہوا کرتے ہین۔ بدقسمتی سے کسی کو برادرانِ یوسف نصیب ہو جائین تو اور بات ہے
ورنہ عموماً آپس مین گہری محبت اور طبعی موانست ہوتی ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کا بدوضع
ہونا پسند نہین کرتا اور ہو تو راہ و رسم میل ملاپ رشتہ ناطہ قطع کردیتا ہے اور یہ بیان محتاج دلیل و برہان نہین
کیونکہ ہمیشہ ایسے واقعات دیکھے اور سنے جاتے ہین پس عزیز جائے غور ہے کہ برادرانِ جسمانی کی اصلاح

کسبیون اور آوارہ لڑکون کو جو قوم کے حق مین سم قاتل ہین سکھا دیتے ہین اور وہ گلیون مین! کوچون مین! سینذخانون مین! اور شراب خانون مین بیٹھے الاپے جاتے ہین۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار) ۵ سبق

بے وضو[۱] جب نام لیتے ہین تیرا — شرم کے مارے مرا جاتا ہون مین!

اسی طرح رقص و سرود[۱] کی محفلون مین۔ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست کہ مصدق۔ فرعون بسامان

نوٹ صفحہ ۵۔ کیلئے تو یہ کچھ تکلف کیاجائے اور برادران روحانی کے لیے کچھ بھی نہین یہی حال ہے تو خدا کو کیا منہ بتاؤ گے؟ (انما المومنون اخوۃ) پر ایمان ہے تو میل ملاپ ترک کر کے ان ننگ قوم لوگون کو راہ پر لانے کی فکر کرو دیکھو قرون اولی کے مسلمانون کو کہ زکوٰۃ نہ دی جاے تو جہاد فرماتے تھے بدکارون سے مصافحہ نہ کر کے شہید ہو جاتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ بزرگ اپنی قوم مین کسی بدکار گروہ کے نہ ہونیکا ایک ایسا دعوی کرتے تھے کہ دنیا کی کوئی قوم اس کا جواب نہین دیسکتی تھی افسوس کیا ہم اب ایسا دعوی کرسکتے ہین ہرگز نہین۔ اگر کرین تو ایک عالم کس قدر منہ پر تھوکیگا۔ (اللھم اھدنا الصراط المستقیم)

[۱] ۔ ناصر الدین محمودؒ۔ جو التمش کی اولاد سے پانچوان اور ہندوستان کا ایک عظیم الشان شہنشاہ تھا اسکے زہد و اتقا کے بیان مین معتبر مورخین لکھتے ہین کہ اس کے ملازمین سے کسی کا نام محمد تھا جسکو وہ ہمیشہ اُسکے اصلی نام سے پکارتا ایک دن تاج الدین سے خطاب کیا۔ ملازم ناراضی کا شبہ کر کے خوف سے گھر بیٹھ رہا۔ بلا کر آنیکی وجہ پوچھی حقیقت غیر حاضری عرض کرنے پر اُس پابند شرع۔ مقلد صحابہ کرام سلطان نے فرمایا کہ اسوقت وضو نہین تھا۔ اسلئے تمہارا نام لیتے ہوے جو نہایت مقدس ہے مجھے شرم آئی۔ عزیزو یہ ہین عاشقان محمد۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

[۲] خیر یہ تو اُن لوگون کے واقعات ہین جو جاہل سمجھے جاتے ہین اب ہمارے عالم و فاضل قومی رہناؤن کے حالات ملاحظہ فرمایے کہ کسی جلسہ مین حضرات مذکور اور اکثر معزز عہدہ دار تشریف رکھتے تھے۔ امید تھی کہ جو کچھ کارروائی ہوگی وہ ضرور نتیجہ خیز ہوگی مگر ہوا یہ کہ ایک روشن خیال بزرگ نے اپنے مربیون کے استمالت قالب کی کامل گھنٹہ بھر ایک اندھا دھن تقریر کی اسکے بعد ایک نظم پڑھی گئی جس کا مطلب یہ تھا کہ قوم تباہ و برباد ہو گئی ہے اور ہمدرد جسم کہ اب اسکے سنبھلنے کی کوئی توقع نہین ہے مگر یہ جا بجا وہ مطلب شاعرانہ لفظ پرستی مین ادا کیا گیا تھا جسپر اس قدر

کرسیون پر بیٹھے سنتے رہتے ہین حقانی اور نعتیہ غزلون کی فرمایش ہوتی ہیگو بے جو ہیونکے پاس بیٹھے گاتے رہتے ہین ۔مضمون ہے رونے کا مگر قہقہے مارے جاتے ہین ۔ بات ہے عبرت ونصیحت کی لیکن ٹھٹے کیئے جاتے ہین ایسے وقت اگر کوئی شامت کا مارا ایک نفس موجود ہوا اور وہ چپ رہ جاے یا نصیحت کر بیٹھے تو بیچارہ کی جوگت بنائی جاتی ہے وہ ناقابل اظہار ہے

خود پسندی کی ہے دنیا مین یہ ادنی سی مثال (سیفی) کوئی عزت نہین دیوانون مین ہشیارونکی

(انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم و اذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا و علی ربهم یتوکلون) ایسے ہی رسوین چالیسوین اور شادی بیاہ مین بھی جہان دستور ہے میلاد شریف کی مجلسین ہوا کرتی ہین ۔ ان مین بھی کچھ کم بے اعتدالیان نہین ہوتین ۔میلاد خوانون کو رات بھر جاگنا پڑتا ہے اسلیئے وہ نیند نہ آنے کے لیے کئی ناجائز افعال کے مرتکب ہو جاتے ہین ۔ یہ عموماً جاہل اور ان پڑھ ہوتے ہین ۔ اسلیئے ان سے جسقدر بھی غلطیان ہون تھوڑی ہین ۔ سیفی

امید حق شناسی جاہلون سے یہ باتین علم والون کے لئے ہین

میلادخوانی کی لے ادب کے خلاف اور چیخنا چلانا اس غضب کا ہوتا ہے کہ استغفرالله

(ان انکر الاصوات لصوت الحمیر)

ایسی مجلسون کا انعقاد فرض ہے نہ واجب ۔ سنت ہے نہ مستحب محض حسن عقیدت اور منشا ایصال ثواب ہے ۔ سمجھ مین نہین آتا کہ واعظ ان غلطیون کی طرف کیون نہین توجہ کرتے ۔؟ کھانا وہی اچھا ہے جو جزو بدن ہو ۔ کپڑا وہی اچھا ہے جو زیب تن ہو ایسا کام ہی کیون کیا جائے

نوٹ صفحہ ۶ ۔ واہ واہ ہوئی کہ شور و شغب سے کانون کے پردے پھٹ گئے اور جلسہ بانیون کے خیال کے موافق کامیابی کیساتھ ختم ہوگیا اے قوم کا سچا درد رکھنے والو ! تم کہان ہو ؟ آؤ ! دیکھو کہ ہمارے حیران نصیب قومی جلسے کیا کہہ رہے ہین اور انکے اطوار کس قدر دہشت ناک ہین ۔ آہ سیفی

وہ کیا دیکھین گے قومی بہتری کو ؟ جنھین لالچ نے اندھا کر دیا ہے

کہ نیکی برباد اور گنہ لازم ہو۔ مجلسین کی جائین تو پورے پورے ادب واحترام کے ساتھ
ورنہ اس کا خیال ہی نہ کیا جائے۔ مناسب یہ ہے کہ میلاد خوانی کے لیئے وہی اشخاص
بلائے جائین جو باخبر پڑھے لکھے۔ نیک و بد سے واقف اور پابندِ صوم وصلواۃ ہین ؎
کیونکر کوئی خطا وہ کرینگے ارادۃً جو دل لگا کے کرتے ہین سیفی ادا نماز
جو مسکرات وفحش کے عادی اور بدنام ہین وہ ہرگز نہ بلائے جائین ؎ سیفی
جو خدا ہی کی نہ کچھ پروا کرین ( ) اسکے بندون کی انہین کیا قدر ہے
قصائد عالمانہ طرز و ن ہین اور صحیح صحیح پڑھے جائین۔ پڑھنے والے دو چار ہی ہون
مگر خوش آواز ہون۔ دفون کا بجانا بہت ہی بُرا ہے۔ مجلس اُسی وقت تک ہو جب تک
کہ قارئین وسامعین پر ضروری ادب وتعظیم بار نہ ہو۔ اگران مشتے نمونہ از خروار واقعات
پر سے غور کرکے تمام خرابیون کی اصلاح کیجائے تو یقیناً ایسی محفلین سراپا خیر وبرکت اور
تمامتر عافیت وسعادت ہونگی اور غیر اقوام کے لیے نیک نمونہ اور مہذب و ثقہ لوگ بھی
میلاد خوانی کو عیب نہ سمجھین گے کیونکہ موجودہ میلاد خوان اپنی کم علمی۔ جہالت اور بدروشی
کی وجہ قوالون سے کچھ ہی اچھے سمجھے جاتے ہین۔
بزرگانِ قوم! یہ حقائق ہین۔ من گھڑت نہین ہے۔ کسی کی تذلیل منظور ہے نہ کسی خاص
آبادی کا تذکرہ بلکہ دشمنون مین گھری ہوئی مظلوم قوم کی حالت زار ہے رحم فرمائے۔
غور کیجیے اپنے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھئے (الاعمال بالنیات) (واللہ علیمٌ بذات الصدور)
(واللہ یعلم ما فی قلوبکم) جن مضامین کا تعلق آپ سے نہین ہے اُن مضامین کا تعلق
آپ سے نہین ہے۔ آپ اور آپکے مضامین سچے ہین تو الحمد للہ آپ ایک باخبر اور راہنما
بزرگ ہین اور آپ جیسے حضرات کی اس وقت قوم کو بڑی ضرورت ہے۔ خاکسار نے
جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی سے لکھا ہے۔ اسکا بُرا نہ مانئے آئیے اور بلا تصنع کچھ کیجیے!
کیا کیا جائے جب بعض قومی مجلسین ارذل اقوام کے طور طریق سے ملی جلتی اور طوفانِ بےتمیزی

نظر آتی ہین تو واللہ روح کو سخت صدمہ ہوتا ہے ۔ سعدی

یکے از قوم چون بے دانشی کرد ۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اگر ہم قوم کا نیک نمونہ نہ ہون تو اس قدر بد نمونہ بھی نہ ہونا چاہیئے ۔ پہلے ہی نئی تاریکی والے بہین ہنین نئی روشنی والے بات بات پر اعتراض کر بیٹھتے ہین ۔ جب ایسی بد عنوانیون سے بھری ہوئی محفلین اُن کی نظر پڑتی ہین تو سرود بہ مستان یاد دہانیدن کی مثل صادق آجاتی ہے آہ ان نئی روشنی والون کے خیالون نے ہمین جسقدر نقصان پہنچایا ہے اُس کا بیان خارج از امکان ہے ۔ کیونکہ اولیاے کرام و علماے عظام سلف کے سچے جانشین عنقا صفت ہین ۔ اور اعداے مذہب حشرات الارض کی طرح بے شمار اسپران غیر محقق نیم حکیم نا محرم اسرار اور اغیار کی کتابون کے مسلمانی نو نہالان قوم کے لئے خصوصاً اور جہلاے قوم کے لئے عموماً وجہ اعتبار ہے ۔ یہ لوگ جلسون ہین تو عام مخالفت کے خیال سے کچھ نہین کہتے مگر اور موقعون پر خوب دل کھولکر بک لیتے ہین ۔ نعوذ باللہ خدا اور رسول تو انکے پاس کوئی چیز نہین ہین اور بزرگان دین تو محض بے وقوف کیا ایسے لوگ مصلح قوم ہوسکتے ہین ؟ واللہ یہ قوم کی ناؤ کو غوطہ دے بغیر نہ رہین گے اللھم احفظنا من الشرور انفسنا

شکوہ ہے چرخ کا نہ شکایت ہے غیر کی ۔ جو کچھ بھی ہے مجھی سے ہے سیفی گلا مجھے

اس مین کوئی کلام نہین کہ چند خوش اعتقاد ان کم علم نے بزرگان دین کے نام نامی کے ساتھ کئی ایسے قصے بھی منسوب کر دیے ہین ۔ جنکی مورخانہ تحقیق کے آگے کوئی وقعت نہین اور ایسے رسم ورواج بھی پیدا کر دئے ہین جنکا اصل مذہب سے کوئی تعلق نہین لیکن قوم کے نادان دوست بزعم خود ان پر سے سچی باتون کو بھی غلط سمجھ رہے ہین اور غلط سمجھا رہے ہین ۔ انکی آتش بیانی کی چنگاریان کچھ دلون مین ہیں اور کچھ جدید کتابون مین ہین یہ دبی ہوئی آگ اپنا کام کر رہی ہے اور اسے جاہلانہ سائنس کے جھونکے لگ رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے اور ہماری قوم کے ہونہارون کے دل سے مذہب اور بزرگان مذہب کی محبت دور ہو رہی ہے ۔ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہین جسے مبصرین اس سے خوب

واقف ہیں مگر قوم کی بہتری کا وقت آئے اور توفیقِ نیک رفیق ہو تو ان کی زبان کھلے۔
(نقل امیر مرحوم بادشاہ تھا)

ناظرین کرام غور فرمائے! کہاں ہیں وہ آج سے پانچ پچیس برس آگے کے حج کے دلولے
اور کہاں ہیں وہ رمضان اور روزوں کی خوشیاں اور ان کے اہتمام اور کہاں ہیں وہ زکوٰۃ[له] کے
تذکرہ اور خیر و انعام نہیں ہیں تو کیا وجہ ہے؟

مستحق سائل بدکار نہیں ہے لیکن (سیفی) مصرفِ خیر بھی لاکھوں ہیں اگر ہمت ہو

حکمائے اسلام کی مصلحت انگیز تحریکوں سے کئی مفید جلسہ اور مجالسیں جن کا رواج اب کم یا
مفقود ہو رہا ہے۔ ہوا کرتی تھیں۔ جن میں ملائک صفت حضرات شریک رہتے تھے۔ جہان
اخلاقِ محمدی کا سچا نمونہ نظر آتا تھا اور ہر ایک کام ادب و تعظیم سے ہوا کرتا تھا ہ سیفی

اب کہاں وہ خیر و برکت کی مقدس محفلیں دینداری کا مزا اور لطف ہی جاتا رہا

اب جو کچھ بھی مسجدوں کی آبادی خانقاہوں کی صفائی اور آثار خیر باقی ہیں وہ ایسے ہی بزرگان

له کسی محفل میں ایک منصب دار عہدہ دار نے اپنی تنگ دستیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو موٹروں گاڑیوں
اور بے ضرورت ساز و سامان کے خبط میں دامنگیر تھی افسوس سے فرمایا کہ مکان والوں کے تقاضہ
سے اس دوازدہم شریف کی نیاز میں مجھے سو روپیہ بھیجنے پڑے جو کھلانے پلانے میں فضول صرف
ہو جائیں گے۔ مجھے اس بات کو سنکر بڑا رنج ہوا۔ کیونکہ یہ بجل کار خیر کے سوا اُن لوگوں کے ساتھ
کیا جا رہا ہے جو آڑے وقت انکے کام آنے والے ہیں جب قوم کے سربرآوردہ لوگ سال میں سو پچاس روپیہ
قوم کے غریبوں پر صرف کرتے ہوئے جان دیتے ہیں تو قوم وقت پر جان کی جیسی عزیز چیز کیا خاک ان پر نچھاور
کرے گی۔ یہ نفس پرست جب خود آفات ارضی و سماوی میں مبتلا ہو کر زردہ اور پلاؤ کو ترسا کرینگے اُس وقت اُنہیں علم
ہو گا کہ زکوٰۃ اور نذر و نیاز کیا چیز ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسٹنڈے گداگروں کی ضیافت کیجائے بلکہ جو قابلِ عانت
لوگ ہیں اُن کا اور دوسرے بہترین قومی مصارف کا لحاظ رکھنا چاہیئے ہ

کیسے مالداروں کے اغراض کیوں مفلس ہوں (سیفی) صدقت ایک بوند بھر پانی کو دریا میں ترستی ہو

آنجناب لب بام اور اُن کے پیروؤن کے دم قدم سے باقی ہین اللہ انہین تا اصلاح قوم سلامت رکھے

سیفی اس رخ ہی کو ہے منزل مقصود چلو — کہ شفق سے یہ تابان کا پتہ چلتا ہے

اصلاح کی ضرورت تھی اور ہے مگر اتنی نہین اور ایسی نہین کہ ان مصلحت انگیز امور کا انعقاد ہی بُرا سمجھا جائے یہ مذہب سے گہری محبت اور دلچسپی پیدا کرنے والے کام ہین - ان کا ہونا نہایت ضرور اور از بس مفید ہے. عوام عموماً سطحی خیال کے ہوتے ہین انکے نورِ ایمان کو بڑھانے والے اور جذبات مذہب کو قایم رکھنے والے یہی اسباب ہین-

جاہلون ہی کے لیے عیش و خوشی ہے سیفی — قید خانہ ہین خردمند کو آرام کہان

سینچے جاتے ہین درختان کہن سال کہین (سیفی) عید بچون کیلئے ہے نہ کہ بڈھون کیلئے

اگر ہم ہندی مسلمانون مین جتنہ حصہ کمی کے ساتھ کماحقہ جوشِ ایمان بھی نہ ہو تو ہمارا کیا حشر ہوگا اور آیندہ بہتری کی کیا امید ہے۔

گرمیٔ عشق ہے کہ زندہ ہین — سیفی جب یہ نہین تو ہم بھی نہین

ہان عوام کو خلافِ شرع امور سے بچانا اور مفید کامون مین جو نقص پیدا ہو گئے ہین اُن کو سوچ سمجھ کر دور کرنا ایک اہم فرض ہے - ہر ایسا سمجھدار جو کچھ کر سکتا ہے. اُسکو چاہیئے کہ ان لوگون اپنے کام و زبان کو بے موقع حیا - کم ہمتی اور اعتراضون کے خوف سے بند نہ رکھے ورنہ نبی کریم کو کیا جواب دیا جائیگا - کیونکہ اسی امت کی بہتری کے لیے حضور انور اتنی دیر تک دعا و التجا مین مصروف رہتے تھے کہ روتے روتے آنکھین اور کھڑے کھڑے پائے مقدس سوج جاتے تھے - جو شفاعت کے طلبگار ہین - جنھین دین و ایمان پیارا ہے انھین چاہیئے کہ اس اکال المذاہب زمانہ مین اپنے برادرانِ دینی کی امداد و اعانت کیلئے ہر طرح مستعد ہو جائین اور انما المومنون اخوۃ کو ثابت کرین-

معلوم نہین ہماری قوم کو مصائب افراط و تفریط سے کب نجات ملتی ہے اسوقت تو بڑی ہی کشاکش ہے بزرگانِ سلف کے ناخلف تو جہالت کی وجہ سے یہ چاہتے ہین کہ کسی طرح

قوم کی قوم گدا گر ہو جائے ۔ لکیر کی فقیر بنی رہے مذہب بدنام ہو قوم کو عیب لگ جائے ۔ پروا
نہین مگر چار ابرو کی صفائی اور ان کا نذرانہ صحیح ہو جائے تو بس کفر و شرک کا کوئی خیال نہ اہل
و نا اہل کا کوئی لحاظ نہ آنحضرت کے زمانہ مقدس کے طور و طریق کی جانب توجہ ؎ سیفی

کنعان عصمت شرفِ اعدا سے ڈرا ڈرو ۔ بس بادھاک پہ ذرا غور تو کرو

عہدِ رسالت مین رموز طریقت انہین کو بتائے جاتے تھے جو اسکے اہل تھے وہ بھی رازنہین
طریقت کے متعلق جو احکام ہین وہ محض ایسے ہی ہین جیسے کہ ہماری حکمران قوم کے بعض
مسلمہ مدبرون نے علانیہ کہدیا ہے کہ ہندوستان جب تک جاہل اور ان پڑھ ہے ہمارا ہے
ورنہ اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو امریکہ کا ہوا ۔ یعنی اس رمز کے ظاہر کرنے مین اس بات کی
مطلق پروا نہین کی کہ ہندوستانی متنبہ ہو کر اکتساب علم کی جانب کامل توجہ کرینگے اور حکومت
کو نقصان پہنچیگا کیونکہ جب تک حکام رعایا کی دستگیری نہ کرین ایسا ہو نہین سکتا ۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک مین بھی یہی نکات پیش نظر تھے کہ منتخب بزرگ اسطرف
متوجہ تھے ۔ عوام کو اس کی خبر تھی نہ انہین توجہ دلائی جاتی تھی ۔ پابندی شریعت عین حکمت متصور
تھی ۔ ہر ایک خلاف شرع آواز کا فوراً تدارک کیا جاتا تھا ۔ یہی سبب تھا کہ اس وقت فرقہ بندی نہین
تھی اور کیون ایسا نہ کیا جاتا ؎ سیفی

قیمتی چیز اگر ہو تو اسے بیچتے وقت ( ) دیکھ لی جاتی ہے عزت بھی خریدارونکی

بعد مین ہمہ اوست کی جو صدائین لگائی گئین ۔ اُن خرابیون کی جو اس وقت ہماری ترقی مین
سدِ سکندر بن گئی ہین بنیادین پڑین ۔ اگرچہ انہین خرابیون کے اندیشہ سے علمائے وقت
نے صداہائے مذکور کو حق بجانب سمجھتے ہوئے بھی قتل و دار کے فتوی صادر کرنے مین
تامل نہین فرمایا لیکن وہ کچھ اسی زمانہ کے لئے مفید ہوا اب آکے وقت بڑھ گئی ہے افسوس
اس زمانہ مین بھی ویسی ہی صدائین لگائی جاتی ہین مگر وہ شریعت کے خیرخواہ عالم کہان ۔ سچ تو
یہ ہے کہ جھوٹون کے لیے جھوٹا زمانہ ہے ؎ سیفی ۔

زمانہ زمانے پہ کرتا ہے ثابت کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا

غور طلب یہ امر ہے کہ آخر قتل وخون کے فتویٰ جاری ہونیکی وجہ کیا تھی؟ یہی نا کہ عوام کے عقائد میں خرابی نہ پیدا ہو (هل یستوی الاعمیٰ والبصیر)

تحصیل مقاصد طریقت کوئی کھیل نہیں ہے۔ اسکے واسطے سخت مجاہدہ اور بڑی ریاضت چاہیے۔ بہترین زہد وتقویٰ انتہائی صبر وقناعت درکار ہے اور یہ کس قدر کٹھن کام ہیں؟ کیا قوم کے موجودہ افراد ان شدائد کے متحمل ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں یہ مسئلہ بھی غور کے قابل ہے کہ اب اگلے زمانہ کے جیسے اولوالعزم حضرات کیوں نہیں پیدا ہوتے۔ ہے یہ کہ پابندی شریعت کی آخری حد تصوف کا ابتدائی زینہ ہے۔ قرون اولیٰ میں ہر شخص شرع کا پابند تھا اسلیئے پابندی شرع کی جو غرض ہے وہ اُنہیں بدرجہ اتم حاصل رہتی تھی۔ ان میں جو لوگ حضورِ قلب کے ساتھ عقل سے کام لیکر صوم وصلوٰۃ ادا کرتے تھے اُنہیں خود بخود معبودِ حقیقی کے دیدار کا شوق پیدا ہوتا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ رہبر کامل کی تلاش میں نکلتے تھے اور جو رہنما اُنہیں ملتے تھے وہ اس قدر سخت ۵ اور اس غضب کی ذلیل نفس کشیاں

۵ کہتے ہیں کہ خلیفہ عباسی المعتصد باللہ نے اپنے ایک مہتمم بالشان جشن کے شہنشاہی دربار کسی والی ملک کو خلعت سے ناک پاک کرنے کے جرم میں ذلیل کر کے نکلوا دیا۔ حضرت شبلی بھی والی نہاوند ہونے کی وجہ اس دربار میں شریک تھے اس واقعہ عبرت انگیز نے اُنکے حق آگاہ دل کو دنیوی جاہ وجلال سے کھٹا کر دیا اور اس قدر کہ گورنری جیسی خدمت کو لات مار کے حضرت جنید کی خدمت میں بطور خادم حاضر ہوئے۔ فقیری کب آسان تھی؟ آپ نے فرمایا تم والی ملک رہ چکے ہو حکومت کے زمانہ میں کیا کچھ غلطیاں نہ کی ہونگی۔ پہلے نہاوند جا کر وہاں کی رعایا سے معافی چاہو پھر دو برس دریوزہ گری کر کے اپنے نفس سرکش کا غرور توڑ دو تو میرے پاس آؤ کہ کچھ ہو سکے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس کے بعد کہیں جناب شبلی کو حضرت جنید کے خادموں میں شریک ہونیکی عزت نصیب ہوئی افسوس پہلے گداگری کا منشا کیا تھا اور وہ کس کیلئے تھی۔ اب کیا ہے اور کس کیلئے ہے (فاعتبروا یا اولی الابصار)

اُن سے کروائے تھے کہ اُن کا تذکرہ مجھ جیسے پُرانے خیال والون کے لیے حیرت خیز
اور نئے خیال والون کے لئے ظلم انگیز ہے ان مشکل ترین آزمائشون کا مدعا کئی مصلحتون
کے ساتھ یہ بھی تھا کہ نا اہل پر اسرارِ تصوف ظاہر نہ ہو جائین ؎ حافظ

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر　　　نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

اب غور فرمائیے کہ کامل کن لوگون کو ہونا چاہیئے - حضرات سابق کو یا ہم ایسے کمبختون کو
جو صرف صوم و صلواۃ کی فلاسفی معلوم کر لینا کافی سمجھتے ہین ؎ سیفی

جو وقت کی نماز ہی پڑھتے نہین کبھی　　　وہ کسطرح خوشی سے پڑھینگے قضا نماز

اور نئی روشنی والون کا یہ مدعا کہ تمام افراد قوم دنیا طلبی مین منہمک ہو جائین جائز طریقون
سے ہو یا ناجائز طریقون سے کوئی مشائخ و متصوف باقی نہ رہے الفاظِ توکل قناعت
صبر اور قسمت تو ان کے حصہ مین گالیون سے کم نہین اور یہ کس قدر سطحی نظر اور ناواقفیت
کی دلیل ہے - حاصلِ کلام تمام بربادیون کی جڑ ترکِ شریعت ہے - اگر واعظین و مشائخین منبر
تصوف کے نکات بیان کرنے کے عوض ارکان اسلام کے فضائل بتائین اور اسکو اپنی
کم علمی کی نشانی نہ سمجھین اور نئی روشنی والے بیتیون کا رونا رونے کے عوض پہلے خود
اسلام کا سچا نمونہ بنین - کم از کم قومی متداول کتب دیکھ لینے اور اپنے اسلاف کے
علم کا موازنہ کرین اور پھر صنعت و حرفت اور سائنس کی کتابون کے ترجمے اور اُنکے رمز
سے قوم کو آگاہ کرین تو چند روز مین حالت ہی کچھ اور ہو جائے مگر افسوس یہ باتین اسوقت
سمجھ مین آئینگی جب اس سے زیادہ ذلیل اور مفلوک ہو جائین گے -

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا
ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین

خاکسار

انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت والیہ انیب

من صنف فقد استہدف
سیفی - کان اللہ لہ

۷۸۶

نعتستان

اللہ اللہ کیا کرم ہے ایزدِ غفار کا
ہمکو بخشا ہے وسیلہ احمدِ مختار کا

وصف کیا ہو اسکی قدرت کے یمِ ذخار کا
جس میں ادنیٰ بلبلہ ہے گنبدِ دوار کا

کیجئے شرم و حیا سے وردِ استغفار کا
کفر ٹوٹیگا اسی سے نفسِ بدکردار کا

ہمت تحریر ہے ثنا کی قرطاسِ خیال
کیا ٹھکانا ہے ترے اوصافِ پراسرار کا

تیری رحمت کے کرشمے ان سے پوچھا چاہئے
لطف جنکو مل چکا ہے آگ میں گلزار کا

دیکھ بھی سکتے نہیں جی بھر کے تیری صنعتیں
فرطِ حیرت سے فنا ہوتا ہے دم نظار کا

تیری اس بخشش کے صدقے اسکو کہتے ہیں کرم
ہے خبر گیراں برابر کافر و دیندار کا

کیوں نہ مہکے صنعتِ صناعِ قدرت کا چمن
پتے پتے سے پتہ چلتا ہے اس گلزار کا

جانے کب آئے قیامت اور الٹ پھیرا ہو شوق
جان دیکر منتظر ہوں مژدۂ دیدار کا

کیوں ہے اور کسکے لئے ہے اور کسکی حکم سے
رات دن چکر میں رہتا گنبدِ دوار کا

عقل میں حادث کے آئے کسطرح ذاتِ قدیم
حوصلہ یاں پست ہے سیفی خیالِ زار کا

دونوں جہان تیرے اور لامکان تیرا
حیرت ہے کر رہا ہے کوئی نشان تیرا

رفتار مہر و مہ کی نہیں اک منٹ کم و بیش
کس رنگ سے ہے [illegible] تیرا

یہ کوکبِ درخشاں یہ انجمِ نور افشاں
کرتے ہیں رات اور دن ہر دم بیان تیرا

ہر شئے میں ہے کچھ ایسی کاریگری و صنعت
ہے بدگمان کو بھی ہر جا گمان تیرا

خوشبو سے گل کو سمجھیں گل سے شجر کو جانیں
حیرت ہے گر نہ پائیں ان سے نشان تیرا

یہ خود ہی اک نمونہ ہے تیری صنعتوں کا
کیا وصف کر سکیگی میری زبان تیرا

دیکھا جو مجکو مضطر آئی ندائے غیبی ق
ہے کون مجھ سے بڑھکر کچھ مہربان تیرا

بندوں کی بندگی میں کیا فیض تو نے پایا "
برگشتہ مجھ سے کیوں ہے ظالم گمان تیرا

سیفی کو فکرِ دنیا کیوں کشمکش میں ڈالے؟
رہتا ہے اسکے دل میں ہر وقت دھیان تیرا

نام آتے ہی زبان پر احمدِ مختار کا
دور ہو جاتا ہے سارا غم دلِ بیمار کا

ہو مقابل آپ کے دندانِ پُر انوار کا
اس قدر کب حوصلہ ہے گوہرِ شہوار کا

انبیا میں تمغۂ لولاک تھا کس کے لئے
یہ تو طرّہ ہے ازل سے آپ کی دستار کا

فرق ہے حمدِ احد اور نعتِ احمد میں یہی
پہلے رتبہ ہے خدا کا پھر شہِ ابرار کا

عاصیوں کا زاہدوں سے بڑھکے رکھتے ہیں خیال
کس قدر ہے لطف ہم پر احمدِ مختار کا

بے ادب کو پائے حضرت سے لپٹنے کا ہے شوق
دیکھئے دیوانہ پن میرے دلِ ہشیار کا

اللہ اللہ! گرمیٔ بازارِ حسنِ مصطفٰے
خود خدا ہے مشتری حسنِ شہِ ابرار کا

یہ دلِ آفت زدہ اور شوقِ طیبہ ہائے ہائے
ہے مری امید اک ایما میرے سرکار کا

سیرِ طیبہ چاہتا ہوں اور یہی ہوتا نہیں
کچھ نہ پوچھو حال میرے بختِ کج رفتار کا

اے شفیع المذنبین للہ ادھر بھی دیکھئے
منتظر ہے ایک عالم چشمِ رحمت بار کا

مدحتِ سرکارِ دو عالم میں ہے ہر ایک شعر
سیفی اب کیا پوچھنا رتبہ مرے اشعار کا

خدا ہوتا ہے خوش جب نام لیتا ہوں محمد کا
یہی سرمایۂ نازش ہے اس دل کی خوشامد کا

ملا آدم کو چھٹکارا لیا جب نام احمدؐ کا
عیاں ہے اس سے مطلب فقرۂ فخر بے جہد کا

کیا صل علی جب وصف شہ کے خط کی آمد کا
تو قصر روح روکش بنگیا کاخ زمرد کا

ہوا اٹھا بوسہ گر اک وقت لبہائے محمدؐ کا
ہر اک منہ چوم لیتا ہے خوشی سے سنگ اسود کا

عدو کش کیوں نہ ہو جلوہ تمہاری خط اسود کا
کہ افعی کیلئے قاتل ہے نظارہ زمرد کا

اڑایا تو ہے خاکہ ابروئے پر نور احمدؐ کا
مگر وہ بانکپن - دم خم - کہاں تیغ مہند کا

کھلے ہیں اور نہ کھلتے ہیں نہ کھلنے کی توقع ہے
رموز قدرت حق بنگئے ہیں قفل ابجد کا

یہ ارمان و تمنا ہے کہ دیکھوں باغ طیبہ کو
الٰہی بھر دے کان پھولوں سے دامن تیرے مقصد کا

جسے سمجھے ہوئے ہیں آفتاب روز محشر ہم
وہ اک چھوٹا سا تکیہ ہے مرے حضرت کی مسند کا

الٰہی کس نقاب افگن کے عارض کا میں شیدا ہوں
کہ ہر دم ہے تصور مجکو قرآن مجلد کا

اگر آنکھوں کی پتلی بن کے عالم میں نہیں پنہاں
تو سایہ چھپ گیا ہے پھر کہاں سرکار کے قد کا

نہ ہو ظلمات مانع جستجوئے آب حیواں میں
لگا کر جاؤں گر سرمہ تمہاری خاک مرقد کا

ہم ایسے عاصیوں کو حشر کا کچھ بھی نہ ہو کھٹکا
نتیجہ ہے یہ سب کچھ آپ کے الطاف بیحد کا

در مقصود دریائے در حضرت سے ملتے ہیں
ثنا ور بنکے واں پہنچے تو شنا کی طالع بد کا

ہمیں لیجائینگے بازی ہمیشہ مدح احمدؐ سے
عدو شنا کی رہیگا یوں ہی لپٹے طالع بد کا

رخ پر نور احمد جلوہ گر ہے جنکی نظروں میں
انہیں کیا خوف ہے سیفی شب یلدائے مرقد کا

زبان خامہ مداح کیونکر چپ رہے سیفی
دماغ و دل کو چسکا پڑ گیا ہے نعت احمدؐ کا

فردوس نعت میں ہے طوبی سخن ہمارا
قند و شکر سے بھر دیں حوریں دہن ہمارا

دشمن ہوا ہے کیسا چرخ کہن ہمارا
آخر چھڑا دیا ہی ہم سے وطن ہمارا

کیا ہو سکیگی ہم سے حمد و ثنائے باری
ہے کیا زبان ہماری ہے کیا دہن ہمارا

اے باغبان ہستی صدقہ نبی کا اپنے
گلہائے آرزو سے بھر دے کفن ہمارا

کیا لطف زندگی ہے کیا حظ بندگی ہے
جب ہو نظر سے غائب غنچہ دہن ہمارا

خواہش یہی ہے دل کی حسرت یہی ہے جان کی — ہو جائے یا الٰہی طیبہ وطن ہمارا

کھلا ہے غنچۂ احمد ہر جا کھلے ہوئے ہیں
سرسبز کیوں نہ ہو پھر سیفی چمن ہمارا

کوئی کیا وصف کر سکتا ہے اسکی شان و شوکت کا — مہ روشن بھی اک ذرہ ہے جسکی مہر عظمت کا

زمانہ کیوں نہ دیوانہ رہے مہر نبوت کا — کہ اس پہ ہر گھڑی دھوکا ہے خورشید قیامت کا

ہمیشہ دھیان ہے ہم عاصیوں ہی کی شفاعت کا — شگوفہ یہ بھی اک ہے آپ کے باغ عنایت کا

احد ہے رشک طوبیٰ اور طیبہ غیرت جنت — جبھی تو دل سے دم بھرتا ہوں میں انکی محبت کا

رسول اللہ سے مخفی نہ تھی کونین کی حالت — مگر معراج سے منظور تھا اظہار الفت کا

زمین و آسمان جسکے کرم کا آسرا ڈھونڈیں — بیان کیا ہو سکے اللہ اکبر اسکی قدرت کا

احد ہے احمد بے میم جو سمجھا وہی سمجھا — نہیں ہے میم یہ اک بلبلا ہے بحر وحدت کا

سیہ ہے نامۂ اعمال انبوہ معاصی سے — مگر کافی ہے اک چھینٹا بھی تیرے ابر رحمت کا

سزا سے جرم سے پہلے یہ ہیبت ہو کہ مر جائیں — بھروسا عاصیوں کو گر نہ ہو تیری شفاعت کا

دکھا دو خواب ہی میں جلوۂ طیبہ کبھی اس کو
بہت مشتاق ہے سیفی مدینہ کی زیارت کا

مجھ پہ سرکار دو عالم کے ہیں احسان کیا کیا — پوچھتے ہیں کہ بتا ہیں ترے ارمان کیا کیا

حوریں خدمت کو ہیں اور سیر کو فردوس بریں — عیش کو آپ کی امت کے ہیں سامان کیا کیا

پیارے ناموں کو ترے وقت سحر پڑھ پڑھ کر — ورد لیتے ہیں مزا مرغ خوش الحان کیا کیا

آپ کے حسن کو جب تک کہ نہیں دیکھا تھا — اپنے پر آپ ہی تھا چاند بھی نازاں کیا کیا

شکل آدم میں ہوا آپ کا جلوہ ظاہر — اسلئے بڑھ گئی ہے عزت انسان کیا کیا

خوبیاں دو جہاں کی ہیں مرے آقا میں — بڑھ کے شاہی سے ملا تم کو سلیمان کیا کیا

ایک پا بوسی حضرت کی تمنا ہی نہیں — کیا بتاؤں کہ مری دل میں ہیں ارمان کیا کیا

مجھ کو لیجا کے مدینہ کبھی دیکھو سیفی
یاں نہ پوچھو کہ ترے دل میں ہیں ارماں کیا کیا

وہ خوش نصیب ہیں اُن سے پوچھنا ہی کیا دل کا
کہ عشق احمدؐ مرسل ہے مدعا دل کا

اگر نصیب مرے ہے چلیں مجھے طیبہ!
سناؤں رحمت عالم کو ماجرا دل کا

وہ ایک وہ تھے کہ سب چھوڑ کر گئے طیبہ!
یہ ایک ہم ہیں کہ سنتے رہے کہا دل کا

حضور جلد بلا لیجئے مجھے طیبہ!
کہ خواہشیں کئے دیتی ہیں فیصلہ دل کا

مری نظر میں ہے جو کچھ وہی ملتا ہے
نہیں ہے آپ سے پوشیدہ مدعا دل کا

عجب نہیں کہ چلا جاؤں میں ابھی طیبہ!
بڑھا ہوا تو ہے بے طرح ولولا دل کا

خدا بناے مجھے مستقل مزاج ذرا
میں جانتا ہوں کہ کتنا ہے حوصلا دل کا

تلاش کیجئے طیبہ میں جا کے لے سیفی
وہیں یقین ہے ملجائے گا پتا دل کا

میری بگڑی کو بنا دو یا محمدؐ مصطفےٰ
کوہ غم دل سے ہٹا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

غیر تو کچھ ہوں نہیں میں آپکا ہی ہوں غلام
چہرۂ انور دکھا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

مارا مارا پھر رہا ہوں جستجوئے راہ میں
مجھکو رستے پر لگا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

سوکھ کر کانٹا ہوئی ہے تشنہ کامی سے زبان
وصل کا شربت پلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

میری حیرانی پریشانی ہے ظاہر آپ پر
اب مرا مقصد دلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

سوجھتا کچھ بھی نہیں افعال بیجا کے سوا
میرا مردہ دل جلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

خواہشیں دوزخ لئے جاتی ہیں مجھکو کھینچکر
اس مصیبت سے چھڑا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

اپنے نیک و بد سے کب تک اسطرح غافل رہوں
خواب غفلت سے جگا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

دل ہجوم یاس سے گھبرا گیا ہے بے طرح
میرے مطلب کی سنا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

آپ کی فرقت میں سیفی ماہی بے آب ہے

خواب ہی مین منہ دکھادیا محمد مصطفےٰ نے

میری آنکھوں سے اگر دور مدینہ ہوگا
بجز اموت سے مشکل مجھے جینا ہوگا

جلوہ افروز ہو جس آنکھ مین روے احمد
قابل قدر وہی دیدۂ بینا ہوگا

دوسرے اور مہینون کی کہان یہ رونق
ہان ربیعین سے پہلا ہی مہینا ہوگا

بے طرح دامن دل چاک ہوا جاتا ہے
حضرت اب تار نظر سے اسے سینا ہوگا

شعلہ عشق نکل آتے ہین جب سینے سے
روح کہتی ہے یہین کوئی دفینا ہوگا

عدل وایثار و وفا سے شہ احمد ہین غضب
دل مرا ان سے کسی ایک نے چھینا ہوگا

سجدۂ شکر کی بھی دی نہ اجازت ہمکو
کسی دربار کا ایسا نہ قرینا ہوگا

کیون ہمین ناز نہ ہو طبع حیا آگین پر
حامی گرمی حشر اپنا پسینا ہوگا

عشق احمد ہی ہے جو کچھ بھی ہے لیکن سیفی
دم شمشیر ادب پر ہمین جینا ہوگا

کیا کوئی کرے بحث مقدر کے دھنی کا
سایہ مرے سر پر ہے رسول مدنی کا

بازیچۂ اطفال نہین عشق محمد
دل چاہیے شبلی و اویس قرنی کا

دریا دلی احمد مختار نہ پوچھو
یان ایک ہی قانون ہے محتاج و غنی کا

نازک ہے وہی جسم جسے کچھ نہ ہو سایہ
ہے سب سے بڑا وصف یہ نازک بدنی کا

اس امت مرحومہ پہ احسان بہت ہے
صدیق کا فاروق کا حیدر کا غنی کا

دنیا ہی کی ٹھوکرون مین ہے سر وقت پریشان
کیا حال کہون اس دل گردن زدنی کا

ہر وضع مین رہ سکتے ہین جب عاشق حضرت
کیون شوق پھر اتنا ہے کسی کو کفنی کا

پہنچا دے الہی مجھے دربار نبی مین
مشتاق ہون دیدار رسول مدنی کا

کچھ بھی کسی بدخواہ کی پروا نہین سیفی
سایہ مرے سر پہ ہے رسول مدنی کا

پھر خیالِ زلفِ جان آنے لگا
پھر مرا دل ہاتھ سے گھبرانے لگا

پھر چلی ہجرِ مدینہ کی ہوا
پھر گلِ ارمان مرجھانے لگا

پھر ہے عصیان کا تصور جانگسل
پھر کلیجا رنج و غم کھانے لگا

پھر نگاہِ شوق اُٹھکر گر پڑی
پھر ہجومِ یاس تڑپانے لگا

پھر علائق بن گئے زنجیرِ پا
پھر دلِ ناداں ستانے لگا

پھر مری ہمت نہیں ثابت قدم
پھر رخِ وحشت نظر آنے لگا

پھر عنایت کی نظر سرکار ہو!
پھر مرا سیفی بھٹک جانے لگا

ب

بھول جاتے ہیں سبھی سن کے بیانِ یثرب
کیوں نہ ہو خلد سے اچھا ہے جہانِ یثرب

دیکھتیں آنکھ اُٹھاکر نہ جنان کو حورین
دیکھ لیتین وہ اگر شوکت و شانِ یثرب

خلد کہدینے سے ہوئی نہین پوری تعریف
سچ تو یہ ہے۔ کہ ہے بے مثل جہانِ یثرب

حورین بس تکتی ہی رہجاتی ہین حیران ہوکر
دل اڑا لیتے ہین یون ماہ وشانِ یثرب

فرحت و عیش کے سامان ہین مہیا اتنے
اپنے پر آپ ہی نازان ہے جہانِ یثرب

یان کی ہر بات مرے دل مین کھبی جاتی ہے
واہ وا کسقدر اچھا ہے جہانِ یثرب

دیکھنے والے جگر تھام کے رہجاتے ہین
وہ پر انوار ہے ہر ایک مکانِ یثرب

جس نے جنت نہین دیکھی ہے وہ کیا بولیگا
پوچھے رضوان سے کوئی شوکت و شانِ یثرب

راستے صاف مکان پاک۔ دکانین ستھری
الغرض نور کا عالم ہے میانِ یثرب

دیکھکر شان مدینہ کی یہ رضوان بولا
بس نظر آپ ہی اپنی ہین جنانِ یثرب

بیٹھ جاتے ہین جگر تھام کے سننے والے
کیوں نہ ہو تتمۂ سیفی سے بیانِ یثرب

ت

مہ تاباں ہے مدینہ تو ہے اختر جنت
کیسے ہو جائیگی طیبہ کے برابر جنت

حور و تم! چھوڑ دو مجکو مین نہین آؤنگا
عاشقون کے لئے ہے روضۂ اطہر جنت

طیبہ کے ساتھ ترا ذکر ہوا کرتا ہے
کسقدر زور پہ ہین تیرے مقدر جنت

لوگے! جب تک کہ نہ پروانۂ عشق احمد
دوستو! مل نہین سکتی تمھین مر کر جنت

خطۂ پاکِ مدینہ کو نہ دیکھے جو آنکھ
اسکو دنیا مین نظر آئیگی کیونکر جنت

اب شفاعت مین نہ فرمائے حضرت تاخیر
ہجر مین آپ کی امت کے ہے مضطر جنت

واہ وا گلشنِ سرکار کے رہنے والو!
بخدا تم کو یہان بھی ہے میسر جنت

واعظون نے اسے اک چیز بنا رکھا ہے
ورنہ کیا ہوگی مدینہ سے بھی بہتر جنت

وہ عرب جس مین نہ تھا جز خس و خاشاک نمو
بن گیا آپ کے قدمون سے سراسر جنت

شستہ وقتِ طیبہ کی بھی قسمت کیا ہے
ڈھونڈتی پھرتی ہے اب سیفی کو گھر گھر جنت

ث

الغیاث اے شاہِ شاہان الغیاث
الغیاث اے نورِ ایمان الغیاث

خضرِ راہِ عشقِ یزدان الغیاث
الغیاث اے مہرِ تابان الغیاث

رات کالی اور خوفِ رہزنی
الغیاث اے ماہِ رخشان الغیاث

سیدھے رستے کا پتہ ملتا نہین
رہنمائے راہِ قرآن الغیاث

بے طرح پیچھے پڑی ہے بے زری
مایۂ فخرِ سلیمان الغیاث

پائے بوسی کی تمنا ہے بہت
غیرتِ خورشیدِ کنعان الغیاث

جورِ اعدا کا تحمل اب نہین
منبعِ الطاف و احسان الغیاث

امتِ مرحوم ہے اعدا سے تنگ ۔۔۔ باغبانِ باغِ یزدان الغیاث

سیفیٔ عاصی بہت حیران ہے
دلبر و محبوبِ رحمن الغیاث

ج

حضرت کو ملا تاجِ شفاعت شبِ معراج ۔۔۔ اور عاصیون کو کوثر و جنت شبِ معراج

سرکار مرے ساری خدائی کے ہین سرکار ۔۔۔ اس بات کی دیتی ہے شہادت شبِ معراج

جب حور و ملائک سے ہون افواج مین شامل ۔۔۔ کیا ہوگی کہو شوکتِ حضرت شبِ معراج

کونین کی ہو سیر بھی ؟ بستر بھی رہے گرم ؟ ۔۔۔ اک معجزہ تھا بسترِ حضرت شبِ معراج

اے امتِ مرحوم تجھے چاہیے کیا اور ۔۔۔ جب لٹ گئی کونین کی دولت شبِ معراج

دریا کی طرح لیتی تھی آغوش مین سب کو ۔۔۔ سرکارِ دو عالم کی عنایت شبِ معراج

المنۃ للہ ملین نعمتین ساری !
سیفی ہمین حضرت کی بدولت شبِ معراج

آنکھون مین پھر رہے ہین شہِ نامدار آج ۔۔۔ آئی خزان رسیدہ چمن مین بہار آج

کیا ختم ہی نہ ہوگی شبِ انتظار آج ۔۔۔ کیون جان دے رہا ہے دلِ بیقرار آج

رو کے بنی ہے چشمِ تمنا مین جلوہ گر ۔۔۔ نکلا ہے چاند کس طرف اے کردگار آج

اے کاش جذبِ شوق مجھے طیبہ لیچلے ۔۔۔ کھجلا رہے ہین تلوے مرے بار بار آج

کیا جانے زلفِ شاہ نے کیا سحر کردیا ۔۔۔ ہاتھون اچھل رہا ہے دلِ بیقرار آج

سینے سے لگے ہوے ہین کلیجے ہین ہول سے ۔۔۔ مجکو سنبھال لے مرے پروردگار آج

شاید کھلیگا شاخِ تمنا مین کوئی گل ۔۔۔ عہد ہے آپ کی جدائی بہت ناگوار آج

سیفی یہ کیا ہے ؟ کیون ہو بھیانک نہ ہو سکے

حضرت نہ رہنے دینگے ہمیں بیقرار آج

ح

نت نئے عشقِ محمد مین مزے پاتی ہے رُوح
یادِ رخ مین کھا کے چکر حور بنجاتی ہے رُوح

دم نہ لیکر باغِ طیبہ کو پہنچ جاتی ہے رُوح
محبسِ تن سے جو شب کو مخلصی پاتی ہے رُوح

اس توقع پر کہ طیبہ دیکھنا ہو گا کبھی!
زندگی ہجر کے صدمے سہے جاتی ہے رُوح

جانے کیسے کیسے اسکو آج آتے ہین خیال
آپ ہی اپنے سے ڈرتی اور شرماتی ہے رُوح

جب نہ ہو ظلمات طے ملتا ہے کب آبِ حیات
کیون فراقِ گیسوئے احمد مین گھبراتی ہے رُوح

میرے جسمِ زار کی فریاد کو پہنچو حضور!
چھوڑ کر اسکو یہان طیبہ چلی جاتی ہے رُوح

جس نے طیبہ کو نہ دیکھا اُس نے دیکھا کچھ نہین
اس سے کیا حاصل جو دنیا چھانکر آتی ہے رُوح

صدقِ دل سے یاد کر کے معجزونکو آپ کے
دن مین سو سو وقت ایمان آپ پر لاتی ہے رُوح

گلشنِ طیبہ کی تو نیت ہی ہے سیفی! مگر!
دیکھیں ہم کو آج اور کیا کیا دکھا لاتی ہے رُوح

خ

جس کسی کا ہے دلِ حضرت ذیشان مین سوخ
بس اسی شخص کا ہے محفلِ ایمان مین رسوخ

اس قدر ایک نبی کو بھی میسر نہ ہوا
جسقدر آپ کا ہے خدمتِ یزدان مین رسوخ

طیبہ جاؤن تو خطائین مری کیون عفو نہون
میزبان چاہتے ہین خاطرِ مہمان مین رسوخ

کیون نہ کانٹا سا یہ کھٹکین گے دو عالم مین سرکار
پاکین کا ہے بہت آپ کی درگاہ مین رسوخ

آپ ہی مجکو سنبھالین تو سنبھل جاؤنگا
رکھتی ہے الفتِ دنیا دلِ نادان مین رسوخ

کیون نہ رکھے دلِ محزون نہین نیم ارمان
ابرِ امید کو ہے اس چمنستان مین رسوخ

باریاب ایسے تھے دربارِ نبی میں اصحاب • جس طرح رکھتے ہیں پھل پھول گلستاں میں رسوخ

سیفی دارین میں ہو جائیگا مقبول کلام !
عشق کا ہوگا اگر نظمِ ثنا خوان میں رسوخ

د

خدا سے پوچھ لو شانِ محمدؐ • فلک ہے ادنےٰ دربانِ محمدؐ
قیامت تک رہیگا یوں ہی جاری • بعزّ و جاہ فرمانِ محمدؐ
سبھی ڈوبے ہوئے تھے عشقِ حق میں • بہت اچھا تھا دورانِ محمدؐ
پڑی ہلچل شجاعانِ عرب میں • کھنچی جب تیغِ فرمانِ محمدؐ
ہر اک بندہ کی بندہ پروری ہے • یہی کیا کم ہے احسانِ محمدؐ
لگا غیرت سے گھٹنے بدرِ تاباں • جو دیکھا روئے رخشانِ محمدؐ
نہیں افلاک کی بیوجہ گردش • مگر ہوتے ہیں قربانِ محمدؐ
سبھی ہیں آپ کے مرہونِ منت • ہوا کس پر نہ احسانِ محمدؐ
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ • عناصر ہیں پئے جانِ محمدؐ

تجھے کیا غم ہے سیفی کل کے دن کا
بہشتی ہے ثنا خوانِ محمدؐ

آتے ہی تصور میں گُلِ روئے محمدؐ • جاں اُڑ گئی بلبل کی طرح سوئے محمدؐ
خورشید و مہِ نو جنھیں کہتے ہو تم ان میں • اک روئے محمدؐ ہے اک ابروئے محمدؐ
خورشیدِ قیامت کا اُسے خوف ہی کیا ہے • جس شخص پہ ہو سایۂ گیسوئے محمدؐ
اس جذبۂ الفت کے تصدق کہ مجھے اب • لے اُڑتے ہیں ارمان مرے سوئے محمدؐ
بلبل بھی تو اُس پھول کے صدقہ نہیں ہوتا • جس پھول سے آتی نہیں خوشبوئے محمدؐ
ہم دور ہیں وہ آپ کے قدموں کے ہیں نزدیک • کیوں ہم سے نہ اچھا ہو سگِ کوئے محمدؐ
دیکھے نہ صنوبر کو کبھی آنکھ اُٹھا کر • گر دیکھ لے قمری قدِ دلجوئے محمدؐ
بلبل کی طرح کیوں نہ مرا دل ہو پریشاں • ہر پھول سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

اک دیدۂ دل ہی کی ضرورت الٰہی — کس شے میں نہیں روشنی روئے محمد

اللہ جو مشتاق ہوا آپ ہی اپنا — تیار کیا آئینہ روئے محمد

منہ اپنا چھپائے ہوئے پھرتا ہے مہ نو — کس درجہ ہے بانکا خم ابروئے محمد

سیفی مجھے کیوں اپنے تخلص پہ نہ ہو ناز
سو جان سے ہوں عاشق ابروئے محمد

ذ

رکھیئے الفت محبوب خدا کا تعویذ — بخدا ہے یہی ہر غم کی دوا کا تعویذ

کیوں نہ سرکار دو عالم کو خدائی چاہے — کس کو درکار نہیں صدق و صفا کا تعویذ

خواہش ظل ہما اور کسی کو ہوگی — مجکو تو چاہیئے حضرت کی ولا کا تعویذ

حرص دنیا کی ستاتی ہے بہت اکثر کار — مجھے ملجائے کوئی مہر و وفا کا تعویذ

درد عصیان کی دوائیں تو بہت ہیں لیکن — اس مرض کو تو مجرب ہے حیا کا تعویذ

بیدھڑک عرش پہ سیدھی تو چلی جا ای آہ — باندھتا ہوں تری گردن میں دعا کا تعویذ

سیفی کیا خوف ہے دیوان کے چھپوانے میں
اس کے بازو پہ ہے حب حمد خدا کا تعویذ

ر

رخ احمد جو تصور میں ہے گلشن بنکر — روح اترائی ہوئی پھرتی ہے مالن بنکر

ہاں ادھر بھی کبھی لے ابر کرم برق نظر — بیٹھے ہیں حسرت دیدار میں خرمن بنکر

حسن تقدیر ہے جب گلشن طیبہ سے کبھی — توڑلے پھول تمنا مری مالن بنکر

خضر دل تو ہی کوئی راہ بتادے للہ — جان جاتی ہے اسے ڈھونڈنے جوگن بنکر

جس گھڑی گلشن طیبہ میں پہنچ جاؤں گا — حسرتیں دل سے نکل جائینگی شیون بنکر

اب بچالے مری بگڑی کے بنانے والے — ڈس رہی ہے شب فرقت مجھے ناگن بنکر

گرمی ہجر کبھی ہوگی اگر آتش ریز — آہ لیجائیگی طیبہ سے مجھے انجن بنکر

مرنیکے بعد ڈسینگے یہی اپنے اعمال — کوئی بچھو۔ کوئی اژدر۔ کوئی ناگن بنکر
آہ جو ضبط کے محبس سے نکل آتی ہے — وہ چلی جاتی ہے طیبہ کو برو گن بنکر
کیا عجب شافعِ محشر کی عنایت سے کبھی — چمکے تقدیر مری اخترِ روشن بنکر

کیا سے کیا عشقِ محمدؐ میں نہ ہوتا سیفی!
نفس نے میرے ڈوبایا مجھے رہزن بنکر

خم خالی کردے تری رحمت کے زور پر — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
دس بیس کس شمار میں ہیں اے مرے کریم — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
اللہ میرے نامۂ اعمال کو نہ دیکھ — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
پرسش کی حالتیں مجھے معلوم ہیں مگر — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
کیا پوچھنا ہے میری خطاؤں کا اے رحیم — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
دوزخ کی آفتیں مری نظروں سے گر گئیں — اتنے گنہ کئے تری رحمت کے زور پر
رہجائے آبروئے سرِ محشر تو بات ہے — لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

کیا خوب کہہ رہا ہے یہ سیفی دمِ اخیر
لاکھوں گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

ز

فی الحقیقت جسے ہیں احمدِ مختار عزیز — حور و غلمان اُسے پیارے ہیں نہ گلزار عزیز
دنیوی فکر میں بھٹکا ہوا پھرتا ہوں مگر — بخدا تم ہی مجھے سب سے ہو سرکار عزیز
شاعری کیوں نہ ہو قربان رُخِ احمد پر — کہ زمانہ ہی کو ہیں نعتیہ اشعار عزیز
آپ کا عشق کوئی کھیل نہیں ہے لیکن — عاشقوں کو ہے یہی منزلِ دشوار عزیز
رحم فرماؤ! تصور میں کبھی آ جاؤ! — مہ و خورشید سے ہے روئے پُر انوار عزیز
عشقِ احمد میں تجھے کیوں دلِ ناداں چاہوں — کب ہوا کرتے ہیں بیمار کو بیمار عزیز
کی دعا نزع میں بھی امتِ عاصی کے لیے — اسلیے سب ہی کو ہیں احمدِ مختار عزیز

وہ امین تھے کہ کبھی جھوٹ نہ بولے سے کبھی
سیفی! منکر کو بھی تھا آپ کا اقرار عزیز

باغِ طیبہ کے مقابل میں ہے جنت کیا چیز
علم کے سامنے ہے دولت و حشمت کیا چیز

انکے دل میں تو فقط عشقِ محمدؐ ہوگا
مومنوں کے لئے ہے خوفِ قیامت کیا چیز

منزلِ عشقِ نبیؐ تک تھی فراست درکار
اب نہیں جانتے ہم ہے یہ فراست کیا چیز

آپکے میٹنے سے کیوں نہ ضلالت مٹتی
مہر کے سامنے تاریکی و ظلمت کیا چیز

حکم دیتے تو زمین سونے کی بنتی لیکن
فقر و تقوی کے مقابل زر و عشرت کیا چیز

لاکھوں شیدا تھے مگر کام کئے آپ اپنے
جانتے ہی نہ تھے گویا ہے حکومت کیا چیز

جن سے دکھ پائے دعا اُن کیلئے کی بھی تو نیک!
یہ سعادت ہو تو سیفی ہے شقاوت کیا چیز

س

میں یہاں جان مری احمدِ مختار کے پاس
مجکو پہنچا دے خدایا مرے سرکار کے پاس

لطف تو جب ہے کہ غمگین ہو غمخوار کے پاس
اور دل دادہ ناشاد ہو دلدار کے پاس

ہند میں قید کیا بے پر و بالی نے مجھے
ہائے بلبل نہ گیا اُڑ کے بھی گلزار کے پاس

آپ طیبہ میں مجھے بلوائیں گے کس دن سرکار
آج تو موت کھڑی ہے دلِ بیمار کے پاس

روح جنت میں پہنچ جائے مری اے رضوان
نیند آجائے اگر آپ کی دیوار کے پاس

وقت آجائے جو قسمت سے تو میں عرض کروں
آرزوئیں ہیں جہاں کی دلِ زار کے پاس

جان و دل اس کے قدم پر میں تصدق کردوں
لیچلے جو کوئی مجکو مرے سرکار کے پاس

آپ کا عشق فقط باعثِ بخشایش ہے
اور تو کچھ بھی نہیں مجھ سے گنہگار کے پاس

چاند کیا چیز ہے سورج کے بھی ٹکڑے کرنا
کچھ بڑی بات نہیں احمدِ مختار کے پاس

جو تو چاہیگا وہی تجھکو ملیگا سیفی!
کونسی شئے کی کمی ہے مرے سرکار کے پاس

کیوں نہ اب حسن میں ہو ماہ سے بہتر مجلس
چہرۂ صافِ نبی سے ہے منور مجلس

طشتِ گوہر ہے کہ حوروں کا رخِ پر افشاں
عقدِ پروین ہے کہ ہی چرخِ پُر اختر مجلس

منہ سے بیساختہ نکلا یہ نظر پڑتے ہی
چشمِ بد دور کہ ہے خلد سے بہتر مجلس

نورِ اخلاص اگر دل میں منور ہوگا
عشقِ سرکارِ دو عالم کی ہے رہبر مجلس

وصفِ رخسارِ نبی سن کے ہر اک حیران ہے
اپنی تقدیر کی ہے آج سکندر مجلس

غور سے دیکھ لو اس محفلِ میلاد کو تم
بس اسی طرح کی ہوگی لبِ کوثر مجلس

یادِ ابروئے محمدؐ میں ہیں بیچین سبھی
کیوں نہ بن جائے عدو کے لیے خنجر مجلس

مطمئن دل ہیں شفاعت کی نویدیں سن کر
مومنوں کے لئے ہے خلد کی ہمسر مجلس

کیوں نہ بیخود نظر آئیں گے سبھی اے سیفی
ذکرِ گیسوئے نبی سے ہے معطر مجلس

ش

جس دل میں ہے پا بوسیٔ سرکار کی خواہش
اس دل میں نہیں جنت و گلزار کی خواہش

ہر وقت تصور میں رہے آپ کی صورت
بس اتنی سی ہے اس طالبِ دیدار کی خواہش

جنت کی تمنا نہ مجھے ظلِ ہما کی !
ہے آپ ہی کے سایۂ دیوار کی خواہش

دوزخ میں بھی جانیکو مجھے عذر نہیں ہے
ایسی بھی اگر ہو مرے سرکار کی خواہش

کیا پوچھتے ہو اہلِ دکن اب میری حسرت
ہوتی بھی ہے کچھ مرغِ گرفتار کی خواہش

رہنے سے دکن کے مجھے نفرت تو ہے لیکن
کیا جانئے کیا ہے مرے سرکار کی خواہش

کیوں عاشقِ ابروئے محمدؐ نہ ہو سیفی
ہوتی ہے بہادر ہی کو تلوار کی خواہش

ص

ہو جائے ادھر بھی کبھی سرکار نظر خاص
ہے لطف و عنایت کیلئے آپ کا در خاص

کیا ہونگے بیاں آپ کے اوصاف کسی سے
یوں اور پیمبر ہیں بہت آپ مگر خاص

حامیٔ امم تم کو بنایا ہے خدا نے
اور تاجِ شفاعت کیلئے تھا یہی سر خاص

سرکارِ دو عالم کی محبت کو نہ چھوڑ دا!
ہاں رحم و شفاعت کیلئے ہے یہی در خاص

اب فرقتِ طیبہ نہیں ایک لحظہ گوارا
دے میرے خدا میری دعاؤں میں اثر خاص

گو نام کو طاقت نہیں اعضا میں مگر ہے
اندوہ کو دل اور تڑپنے کو جگر خاص

اے ابرِ سیہ تیری حقیقت بھی کوئی ہے
رونے کے تو حق میں ہیں مرا دیدۂ تر خاص

سیفیؔ غمِ حسنین ہے مسلم کی نشانی!
اور کیوں نہ ہو؟ آقا کے ہیں یہ نورِ نظر خاص

ض

لا ئیگا رنگ گلشنِ امیدوار فیض
طیبہ سے آ رہی ہے نسیمِ بہار فیض

بلوائے مدینہ کو لے شہریارِ فیض
بیحد ستا رہا ہے مجھے انتظارِ فیض

دونوں جہاں آپ کے احساں میں چور ہیں
اے شاہِ کامگار و شہِ نامدار فیض

وہ کب کسی نبی کو میسر ہوا حضور!
حاصل ہے جسقدر کہ تمہیں اقتدارِ فیض

میری مسرتوں کی بہار اب نہ پوچھیئے
عالم ہی اور رکھتے ہیں لیل و نہار فیض

وہ کچھ عنایتیں ہوئی ہیں اس غلام پر
ممکن نہیں کہ مجھ سے کبھی ہو شمار فیض

بڑھکر ہی اس سے پائیں گے میدانِ حشر میں
ہم جس قدر کہ رکھتے ہیں اب اعتبارِ فیض

آفات دو جہاں کا اسے خوف ہی نہیں
باندھی ہوئی ہے آپ کی امت حصارِ فیض

گرمیٔ روزِ حشر کا سیفیؔ کو خوف کیا
برسیگا جھوم جھوم کے ابرِ بہارِ فیض

ط

روضے نبی کے آگے گلستاں کی کیا بساط
ماہِ منیر و مہرِ درخشاں کی کیا بساط

حضرت تمہارے رحم و شفاعت کے سامنے
میرے گناہ کیا؟ میرے عصیان کی کیا بساط

لب دہن نے آپ کے روشن کئے ہین دل
اب اسکے آگے چشمۂ حیوان کی کیا بساط

بے واسطہ حضور نے خالق کو پالیا
یان حضرت خلیل کے ایمان کی کیا بساط

بحر کرم ہین جسکے شناور ہون دو جہان
پھر اُس کے آگے نوح کے طوفان کی کیا بساط

ہوتا ہے اشک ریز جو عشق حضور مین
کہتا ہے یون قلم دُرِ غلطان کی کیا بساط

سیفی نبی کے وصف کی طاقت کہان تجھے
مدّاح حبیب خدا ہے تو انسان کی کیا بساط

ظ

وہی ہے آفت کونین سے بیحد محفوظ
جسکے دل مین ہے ولائے شہ احمد محفوظ

سایہ قد کا نہ ہونا یہ پتہ دیتا ہے
جسم پر نور مین تھی روح مجرّد محفوظ

اس جہان مین تو فراغت کی نہ رکھو امید
بھائیو خلد مین ہے عیش مخلد محفوظ

سعی لازم ہے۔ مگر تیر قضا کے آگے
سخت رہتی ہے زرہ اور نہ چلقد محفوظ

فتح مشکل ہے بہت صبر و سکون سے پہلے
اس کا پیرو ہے کہ ہے حرف مشدد محفوظ

مدح خالق ہے سراپائے شفیع کونین
حمد حق کے لئے ہے میم محمدؐ محفوظ

بحر کوزہ مین سما جائے تو حیرت کیون ہو
کہ مرے سر ہی مین ہے نعت محمدؐ محفوظ

ذات خالق کے سوا سب کو فنا ہے سیفی
یوہی رہ جائے گا کیا چرخ زبرجد محفوظ

ع

حورون کی آرزو ہے نہ گلزار کی طمع
حضرت! فقط ہے آپ کے دیدار کی طمع

ہان پائے بوسی شہ ابرار کے سوا
کیا اور ہوگی اس دل بیمار کی طمع

امت کسی طرح سے رہے دو جہان مین خوش
بس اس قدر ہے احمد مختار کی طمع

واللہ! نزع کی بھی تکلیف و درد مین
امت کی بہتری رہی سرکار کی طمع

اب کیجئے حضور ہمارے لئے دعا
امت کے مہربان ہو ہین حضرت بھی مہربان

پوشیدہ کب ہے آپ سے اغیار کی طمع
غمخوار ہی کو رہتی ہے غمخوار کی طمع

سیفی یہ کیسی جرأت اظہار حال ہے
حضرت تو جانتے ہین دل زار کی طمع

سفلے کو قرب شافع محشر سے کیا نفع[۵]
رشتے کو ہمنشینی گوہر سے کیا نفع

جب آستان پاک محمدؐ سے دور ہون
پھر مجکو میرے ناصیہ د سر سے کیا نفع

ہان مطمئن کے حق مین زمین بھی ہے فرش گل
وحشت زدہ کو نرمی بستر سے کیا نفع

جب امت نبی کے لیے ہی نہین مفید
اے آسمان تجھے ترے چکر سے کیا نفع

ذکر جہان ہو ذکر خدا کے عوض اگر
ایسی نماز کفر مقدر سے کیا نفع

پانی وہین ہو جمع جہان کچھ نشیب ہو
بدباطنون کو مرشد و رہبر سے کیا نفع

[۵] قواعد وضوابط شاعری کچھ قوانین قدرت تو ہین نہین جو نہ بدل سکین اسلئے مین اونکی اسیقدر تتبع کرتا ہون جسقدر کہ مناسب ہے۔ لکیر کے فقیر بنے رہنا تو ہم سے کبھی ہوا نہ آیندہ ہوگا خدا کا شکر ہے کہ ہندیونکی زبان ہمہ گو اور ہر ایک لفظ کے تلفظ پر تقریباً قادر واقع ہوئی ہے مگر اتنی نہین جتنی کہ لوگ سمجھے ہوئے ہین مثلاً یہی ایک لفظ نفع کہ اصولاً اس کا تلفظ کسقدر مشکل ہے کیا عام لہجہ اس تکلیف کا متحمل ہوسکتا ہے ہرگز نہین۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس کا استعمال جسطرح چاہتے ہین اس طرح عربون سے بھی ممکن نہین کیونکہ ان کے پاس جہان ابتدا بساکن محال ہے وہان اس کا عکس بھی موجود ہے اسلیئے معبرین کا فرض ہے کہ زبان کو حتی الامکان سہل الحصول بنانیکی فکر کرین ورنہ جس زبان مین ضرورت سے زیادہ خاص وعام کا خیال رکھا جاتا ہے وہ زبان ہرگز زمانہ دراز تک چل نہین سکتی۔ زبانون کے بننے اور بگڑنے کا رمز یہی ہے۔ خیال تھا کہ اس وزن کے تمام لفظ متحرک الاوسط استعمال کئے جائین مگر ایک عام خیال کی مخالفت بغیر مشورہ شد و مد کے ساتھ مناسب نہین سمجھی گئی اس لیے عملی طور پر اپنی راے پیش کرنے کے لئے صرف اس ایسے کثیر الاستعمال وغلط العام لفظ کو چن لیا گیا ہے جو اپنے انداز تلفظ کے لحاظ سے خاص اور توجہ طلب ہے ورنہ ممکن تھا کہ نفع کے عوض کیا ردیف قرار دیجاتی چونکہ اس لفظ کے متعلق ہم نے اپنے دیوان نفائح ہندوستان مین کافی بحث کی ہے اسلیئے مزید تشریح یہان بے ضرورت سمجھی گئی۔ (سیفی)

بوجہل رشتہ دارِ پیمبر تو تھا مگر
اندھے کو جلوۂ مہِ انور سے کیا نفع

حکمِ نبی سے عشق نہیں اور نبی سے ہے
پیاسے نہ ہوں تو چشمۂ کوثر سے کیا نفع

سیفی نبی کے وصف میں اچھی غزل کہو
ناقص ردیف قافیہ تر سے کیا نفع

غ

بخشا کے ہم کو صاحبِ قرآن ہیں باغ باغ
شکرِ خدا کہ قبلۂ ایمان ہیں باغ باغ

ہر شب انہیں زیارتِ طیبہ نصیب ہے
اسواسطے یہ کوکبِ تابان ہیں باغ باغ

ہان آپ سے شفیعِ قیامت کے زعم پر
ہم جیسے نام کے بھی مسلمان ہیں باغ باغ

جو ٹکڑے ہو چکے ہیں نبی کے فراق میں
کونین میں وہی تو گریبان ہیں باغ باغ

مہرِ مدینہ کیا انہیں آیا نہیں نظر
کیوں اپنے حسن پر مہِ کنعان ہیں باغ باغ

ہے خلد کم سے کم صلۂ مدح گستری
اسواسطے نبی کے ثناخوان ہیں باغ باغ

نسبت جو دی ہے آپ کے رخسارِ پاک سے
جنت کے اور یہان کے گلستان ہیں باغ باغ

جنت ہے خادمانِ محمدؐ کے واسطے
یہ مژدہ سنکے حضرتِ رضوان ہیں باغ باغ

نعتِ نبی کی وجہ سے ہے ہر غزل چمن
سیفی! بس اسلیئے مرے دیوان ہیں باغ باغ

ف

جان و دل سے جو ہیں حضرت کی طرف
دیکھتے ہیں کب وہ جنت کی طرف

دیکھتے ہی رہ گئے سب انبیا!
وصل کی شب شانِ حضرت کی طرف

اک زمانہ کی ہیں آنکھیں حشر میں
آپ کے لطف و عنایت کی طرف

ہائے کس منہ سے کہوں میں آپ سے
دیکھیئے بہرِ ننگِ امت کی طرف

کیوں نہ ہو شمشیر اُس کی فتحمند
ہو خدا جسکی شجاعت کی طرف

بے اجازت نیند بھی آتی نہیں
دل جب آئے مدحِ حضرت کی طرف

کھانے والے آپکی فرقت کا غم — دیکھتے ہی کب ہین لعنت کی طرف
ان گناہوں پہ ہے عشقِ مصطفےٰ — دیکھتا ہوں اپنی حرارت کی طرف

تشنہ کام عشق ہے سیفی غریب
کیون نہ دوڑے ابرِ رحمت کی طرف

ق

عشقِ احمد سے ہوئی قلب و روانکی رونق — ہیچ ہے ہوتی ہے مکین ہی سے مکانکی رونق
سیرِ طیبہ سے کبھی سیر نہین ہوتا دل — کیا کہوں اس چمنِ رشکِ جنان کی رونق
دلِ مشتاق کو ہے حسرتِ دیدار بہت — کبھی سرکار ہو اس میرے مکانکی رونق
کیون نہ مانیگی حضور آپ کا احسان ہر قوم — آپکے دم سے ہوئی کون و مکانکی رونق
چرخِ توحید پہ جب مہرِ صداقت چمکا — اڑ گئی غازۂ رخسارِ بتان کی رونق
اے دلِ یاس زدہ عشقِ نبی حاصل کر — اس سے ہوجائیگی آئینہ جان کی رونق
شرک کی آگ نے ویرانہ بنا رکھا تھا — ہوگئی آپ کے آنے سے جہان کی رونق

سننے والے ہین جو بیخود تو بجا ہے سیفی!
کس کی توصیف سے ہے میرے بیانکی رونق

ک

دل یہ کہتا ہے کہ ہے عشقِ پیمبر نزدیک — پھر یہ گمراہی ہے کیسی جو ہے رہبر نزدیک
میرے دل نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے — آپ بلوائے اب شافعِ محشر نزدیک
نقش ہے دل پہ میرے نامِ محمد یارب — ہم تو رکھتے ہین یہی خوبی و جوہر نزدیک
ہمت و شوقِ تجسس کو تو پورا کر لو! — رگِ گردن سے بھی ہے داورِ محشر نزدیک
وہ بھی دن آئے خدایا کہ کہے مجھ سے کوئی — اب یہان سے ہے بہت روضۂ اطہر نزدیک
چھوڑ کر جائین کہان آپ کا در اے سرکار — ہم غریبوں کیلئے تو ہے یہی در نزدیک

خواب غفلت ہے وہی گو یہ سمجھتا ہوں میں
ہر گھڑی موت سے ہوتا ہوں برابر نزدیک

کیوں پریشاں ہے حشر میں امت سرکار!
کیا تردد ہے انہیں جنکا ہو افسر نزدیک

سیفی قسمت کے دھنی کیوں نہ ہوں اصحاب کرم
رہتے تھے آٹھ پہر شافع محشر نزدیک

اے امید نا امیداں شب انتظار کب تک
غم ہجر مصطفےٰ میں ہوں بیقرار کب تک

نظر غریب پرور کبھی ہو ادھر بھی حضرت
دل مضطرب بھی آخر رہے بیقرار کب تک

اے مری بلند ہمت ابھی طیبہ جائیں گے چل
یہ مرا شباب کب تک تری یہ بہار کب تک

تھی تجھے نبی برحق کہ اٹھائیں آفتیں سب
غم و رنج دائمی کا کوئی غمگسار کب تک

مجھے خوش کریگی قسمت جو دعا کرینگے حضرت
نہ محل تو شوق الفت غم نا گوار کب تک

میں ہوں معصیت کا مارا مجھے شرم آرہی ہے
مری آرزو برائے کہوں بار بار کب تک

ترا کام ہے تڑپنا تڑپ اے دل پریشان
نہ بلائیں گے مدینہ شہ نامدار کب تک

نظر آئے گا کبھی تو رخ آفتاب مقصد
جو شفیع ہیں محمد شب انتظار کب تک

یہ سفید بال آئے کہ پیام موت سیفی
غم عاقبت بھی کچھ ہو غم روزگار کب تک

گ

ایسے ہیں چار مذہب درخشاں الگ الگ
جیسے ہوں اک چمن میں خیابان الگ الگ

اک عرصہ قلیل میں ہر بات کے لئے
جاری کئے ہیں آپ نے فرمان الگ الگ

کہتے ہی رہگئے شب معراج انبیا
جاتے کہاں ہوا ہے مہ تاباں الگ الگ

وحدت کا جلوہ یاں ہے تو تہذیب کا وہاں
ہر قوم پر ہیں آپ کے احسان الگ الگ

توحید کا نتیجہ ہے آپس کا میل جول
تھے ورنہ پہلے مشرک و نادان الگ الگ

سرکار اب ہمارے لئے کیجئے دعا!
پھٹ پھٹ گئے ہو رہے ہیں مسلمان الگ الگ

دوڑو تو اے محمدیو مل کے دوڑنا!
ظاہر میں گو ہیں قطرۂ باران الگ الگ

کم ہمتی کو میری جو دیکھا ہے اے حضور
مستی پائے لطف یہ ہے تو وہ ہو فدا سے رُخ

پھرتے ہیں مجھ سے میرے ہی ارمان الگ الگ
میرے دل و جگر کے ہیں ارمان الگ الگ

سیفی خدا کے فضل سے میرے کلام کے
ہیں عشق و پند و نعت میں دیوان الگ الگ

ل

بخدا سب سے ہے اس شخص کی قسمت اوّل
جسکی فریاد سنیگے سرکار شفاعت اوّل

دیکھیے دیکھیے اُمت کو حضرت اوّل
مہ و خورشید سے ہے آپکی صورت اوّل

عقلمندوں کا تو ایمان یہی ہے سرکار
بعد اللہ کے ہے آپ کی الفت اوّل

دام دنیا میں گرفتار ہے نادانی سے
میرے اس دل کی خبر لیجیے حضرت اوّل

بھائیو! فکرِ قیامت سے پریشان کیوں ہو
خلد میں جائے گی سرکار کی اُمت اوّل

کسقدر صدق سے معمور تھے اُن کے دل واہ
کی ہے جن لوگوں نے تصدیق نبوت اوّل

یہ تو کہدیجیے ایمان سے رضوان ہم کو
گلشنِ طیبہ و بطحیٰ ہے کہ جنت اوّل

وہی سرکار کے منظورِ نظر ہوتے ہیں
جو بجا لاتے ہیں احکام شریعت اوّل

سیفی دوڑے نکلے سبھی محشر میں حضرت کی طرف
کس کی تقدیر میں ہے دیکھیں زیارت اوّل

م

کیا غم ہے ہوں جو حشر کے زندانیوں میں ہم
ہیں کاملِ نبی کی ثنا خوانیوں میں ہم

جھوٹے گنہگار جو کچھ ہیں سو ہیں مگر
رحمت کے آسرے پہ ہیں طغیانیوں میں ہم

دل میں جو چھپ گئی ہیں نگاہیں حضور کی
مثلِ غزالِ دشت ہیں جولانیوں میں ہم

کیونکر نظرِ حسنِ شہ دو جہاں کہیں
پاتے نہیں ہیں جن وہ کنعانیوں میں ہم

زلفِ نبی کا جال لگائے گا کھینچ کر
جب غرق ہونگے اپنی پشیمانیوں میں ہم

پھر دل کو بیکلی ہے فراق حضور مین
پھر بحر غم کے ہاتھ مین طغیانیون مین ہم

اے دست گیر روز جزا کیجیے مدد
اُلجھے ہوئے ہین سخت پریشانیون مین ہم

آتی ہے شرم سامنے جاتے ہوئے بھی ہائے
ایسے ہین چُور چُور پشیمانیون مین ہم

کیون اپنے شعر ہمسر سلک گہر نہ ہون
سیفی ہین کس نبی کی ثنا خوانیون مین ہم

فکر عقبیٰ سے ہین یون آزاد ہم
کرتے ہین خیر الوریٰ کو یاد ہم

میرے آقا اس طرف بھی دیکھیے
چاہتے ہین آپ کی امداد ہم

آیت لاتقنطوا کا ورد ہے
کیون کرینگے یاس سے فریاد ہم

بہترین انبیا ہے اُسکی ذات
چاہتے ہین جس سے اپنی داد ہم

یا محمد مصطفےٰ سُن لیجیے
کہتے ہین حال دل ناشاد ہم

ہان وہی ہین شافع روز جزا
کرتے ہین ہر وقت جنکو یاد ہم

لیجیے اگو آپ کے لایق نہین
نذر کرتے ہین دل ناشاد ہم

آپ گر انجان ہو جائین حضور
کس کے آگے پھر کرین فریاد ہم

آئیوالے عیش کی سیفی تمہین
پہلے دیتے ہین مبارکباد ہم

ن

خیال مصطفےٰ ہے اور مین ہون
کرم کا آسرا ہے اور مین ہون

نہ پوچھو مشغلہ آٹھون پہر کا
تصور یار کا ہے اور مین ہون

رہ عشق محمد مصطفےٰ مین
دل قبلہ نما ہے اور مین ہون

مری قسمت میری تقدیر ہے یہ
کہ ارمان قضا ہے اور مین ہون

بلالو اب مدینے مین خدارا
یہی اک التجا ہے اور مین ہون

نہ ہو جب دل ہی پھر حسرت کہان کی
مگر شغل بکا ہے اور مین ہون

مرے آقا مرے مولا بچانا! ‏ غمِ روزِ جزا ہے اور مین ہون

یہ طوفانِ یمِ حرمان نصیبی؟ ‏ خدا ہی ناخدا ہے اور مین ہون

سراپا معصیت سیفی سے ہے لیکن ‏ امیدِ جانفزا ہے اور مین ہون

عشقِ خیر الانام رکھتے ہین ‏ اپنے آقا سے کام رکھتے ہین

جس کا ثانی نہین ہوا کوئی ‏ وہ نبی وہ امام رکھتے ہین

میرے مولا ذرا ادھر دیکھو ‏ اشتیاقِ سلام رکھتے ہین

ہمکو کیا خوف ہے قیامت کا ‏ ہم شفیعِ انام رکھتے ہین

بخشوائینگے آپ ہی سب کو ‏ یہ توقع تمام رکھتے ہین

جیتے جی دیکھ لین مدینے کو ‏ یہ تمنا مدام رکھتے ہین

اپنے آقا کے نام کا سیفی ‏ وردِ ہم صبح و شام رکھتے ہین

حور و غلمان اسے محبوبِ غنی کہتے ہین ‏ ہم جسے پیارے سے مکی مدنی کہتے ہین

دیکھ لین روئے محمد کی تجلی پہلے ‏ ارنی کیون کوئی وادیِ یمنی کہتے ہین

امتی احمدِ مختار کے ہین صلِ علیٰ ‏ اسلئے سب ہمین قسمت کے دھنی کہتے ہین

ایک انگلی جو اٹھی چاند ہوا دو ٹکڑے ‏ اللہ اللہ اسے ناوک فگنی کہتے ہین

مجھ سے پوچھین گے نکیرین تو کیا پوچھینگے ‏ جب وہ خود مجکو گدائے مدنی کہتے ہین

مین ابھی آؤن مدینہ کو بلاتے نہین کیون ‏ مرے آقا اسے خاطر شکنی کہتے ہین

جان طیبہ مین ہے اور جسم دکن مین سیفی ‏ ایسی فرقت کو غریب الوطنی کہتے ہین

یون تو مین مانے ہوئے اعلیٰ گنہگارون مین ہون ‏ پر ہے نازان یہ کہ ترے ناز بردارون مین ہون

دامِ گیسوئے محمد کے گرفتارون مین ہون ‏ غم ہی اس کا کیا اگر ویسے سیہ کارون مین ہون

حسنِ یوسف بھی زلیخا جنکے اس پر ہے فدا ‏ جس سراپا نور کے مین آئینہ دارون مین ہون

آپ نے جب کی شفاعت بڑھ کے رحمت نے کہا
اے سراپا ناز مین بھی ناز بردارون مین ہون

چشمِ رحمت سے مرے آقا ادھر بھی دیکھ لو
امتی ہون آپکا گو مین گنہگارون مین ہون

انبیا مشتاق جس کے امتی ہونے کو تھے
خوش نصیبی ہے مین اُسکے کفش بردارون مین ہون

وصفِ رخسارِ نبی ہر شعر مین ہے جلوہ گر
کہتی ہے خوشبو کہ مین ان پھولونکے ہارون مین ہون

اللہ اللہ منھ سے نکلے جسکی صورت دیکھکر
مین بھی کس آئینہ رو کے آئینہ دارون مین ہون

آپ کے رخ سا نظر آجائے شاید کوئی گل
مین اسی امید پر رحمت کے گلزارون مین ہون

آپ ہی ہونگے معالج عاصیون کے حشر مین
ورنہ عیسیٰ کہہ اُٹھین گے مین بھی بیمارون مین ہون

یہ بھی میرے واسطے کیا کم خوشی کی بات ہے
مین خطا وارون مین بھی تیری خطا وارون مین ہون

دیکھئے مجھ بیخود کا حشر کیا ہو حشر مین
زاہدون مین ہون مین اے سیفی نہ میخوارون مین ہون

گر آستین کبھی غصہ مین شاہِ دین الٹین
صفوفِ لشکرِ اعدا کو بالیقین الٹین

حبیبِ داورِ محشر کی آمد آمد ہے
نقاب اپنے رخون سے نہ مہ جبین الٹین

گناہگار ہون اشہرت سوالِ رحمت ہے
کفن کو چہرے سے میرے نہ ہمنشین الٹین

پیاسے شربتِ دیدار کے تڑپتے ہین
اب اس نقاب کو یا رحم آفرین الٹین

خدا کرے کوئی شکل ایسی وان نکل آئے
کہ طیبہ جا کے نہ ہم اے دلِ حزین الٹین

یہ جانتا ہون کہ مشتاق اک زمانہ ہے
مگر نقاب کو چہرے سے وہ کہین الٹین

نہ کھینچ لائین مقدر مدینہ سے ورنہ
نہ ہوگا یہ کہ ہمین جائین اور ہمین الٹین

ہر ایک چیز پلٹ جاتی ہے پلٹنے سے
بنے گا نیک اگر ہم حروفِ کین الٹین

سوا زبان کے سیفی نے کچھ نہین لکھا
اب اس غزل کے ورق ہی کو خوشہ چین الٹین

خیالِ پرسشِ محشر سے شرمسار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

گنہ کا بوجھ ہے دل پر تہ مزار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

نظیر جسکی نہین وہ گناہ گار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

کئے سے اپنے نہایت ہی شرمسار ہون مین / ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین
نگاہِ غیر مین بیحد ذلیل و خوار ہون مین / ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین
خراب حال ہون آشفتہ روزگار ہون مین / ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

گناہگار ہون سیفی شرمسار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

و

عشقِ احمد کے سوا یار نہین ہے تو نہ ہو / مہربان گنبدِ دوار نہین ہے تو نہ ہو
سر سے جاؤنگا مدینہ کو جو تھک جائینگے پاؤن / میرے ہمراہ جو رہوار نہین ہے تو نہ ہو
شہِ کونین کی الفت ہی مری دولت ہے / جیب مین گوہرِ شہوار نہین ہے تو نہ ہو
عین بیداری ہے بیہوشیِ ہجرِ محبوب / مجھ سا دیوانہ جو ہشیار نہین ہے تو نہ ہو
عشقِ احمد کی عنایت ہے تو آگے ہوگا / بخت اسوقت جو بیدار نہین ہے تو نہ ہو
ارنی کہہ کے مکرنا تو نہ ہوگا ہرگز / مجھ مین گر طاقتِ دیدار نہین ہے تو نہ ہو
آپ کے رحم سے بڑھکر تو نہ ہونگے عصیان / ہم سا گر کوئی گنہگار نہین ہے تو نہ ہو
مدعا نعتِ نبی ہے نہ سخنور بنتا / شاعری میری مزیدار نہین ہے تو نہ ہو

تجکو حضرت ہی سے ہر چیز ملیگی سیفی
مہربان گنبدِ دوار نہین ہے تو نہ ہو

میرے ارمان نہین دیتے ہین جینے مجکو / جلد بلوائے سرکار مدینے مجکو
آنکھین رو رو کے کیا کرتی ہین کم دل کی بھڑاس / بحرِ غم مین ہین معاون یہ سفینے مجکو
روضۂ پاک نظر پڑتے ہی سجدہ مین گرا / نہین معلوم زیارت کے قرینے مجکو
واہ رہی بیخودیِ شوق کہ بیٹھے بیٹھے / لیکے پہنچی ہے تصور مین مدینے مجکو
لائقِ عشقِ نبی مجھ سا گنہگار نہین / اسلئے شرم کے آتے ہین پسینے مجکو
ایک دم پہنچا مدینے مین دکن سے چلکر / ایسا بیچین کیا دردِ دلی نے مجکو
شوقِ دیدار ہے ہر وقت ہم آغوشِ ہمم / کیا عجب ہے کہ یہ پہنچائے مدینے مجکو

پرسشِ قبر کا کیا خوف ہے کہدونگا وہی
جو بتایا ہے رسولِ عربی نے مجکو

اس سے بڑھکر بھی کوئی عزّ و شرف ہے سیفی
مدح خوان اپنا بنایا ہے نبی نے مجکو

مرے آقا کرم خالقِ اکبر تم ہو
معدنِ لطف و عطا قاسمِ کوثر تم ہو

کیون نہ چاہیگی تمھین ساری خدائی دل سے
مرے مولا عرضِ رحم کے جوہر تم ہو

طالب اللہ کے تھے سارے نبی و مرسل
لیکن اللہ کے مطلوب پیمبر تم ہو

کہہ رہی ہے یہی انجیل و زبور و مصحف
آخری بحرِ رسالت کے شناور تم ہو

تشنہ کامانِ محبت ہین خوشی سے بیچین
کہ شفیعِ امم و ساقیِ کوثر تم ہو

اس سے بڑھ کر مجھے کیا عزّ و شرف ہو سرکار
مرے آقا مرے مالک مرے سرور تم ہو

جس کا ثانی نظر آئیگا نہ محشر تک بھی
بحرِ الطافِ نبوت کے وہ گوہر تم ہو

آپ کی مدح و ثنا؟ اور مرا منہ؟ توبہ!
بانیِ مذہبِ اسلام مظفر تم ہو

اپنے الطاف سے سیفی کو نہ رکھو محروم
وہ گنہگار ہے اور شافعِ محشر تم ہو

۵

جنت سے ہے بہتر چمنستانِ مدینہ
فردوس کا خواہان نہین خواہانِ مدینہ

فردوس کو دیکھین نہ کبھی آنکھ اٹھا کر
ملجاے ہین گر چمنستانِ مدینہ

جس گلشنِ فردوس کی تم سنتے ہو شہرت
اس کا ہی تو خاکہ ہے گلستانِ مدینہ

کیا تابشِ خورشید کچھ اسوقت رہیگی
جب عرصۂ محشر مین ہون سلطانِ مدینہ

زاہد کیلیے خوب ہے جنت مرے مولا
پر ہمکو عطا کر چمنستانِ مدینہ

دوزخ کے فرشتے ہون کمینگاہ مین لیکن
کب چھوڑتے ہین ہم درِ سلطانِ مدینہ

ہے باعثِ رشک و حسدِ ملکِ سلیمان
ہر کوچہ و بازارِ گلستانِ مدینہ

کیون فکرِ قیامت سے پریشان ہو سیفی
فردوس مین جائیگا ثنا خوانِ مدینہ

غیرت دہ فردوس ہے صحرائے مدینہ — کیون گھر نہ کرے دل مین تو لالۂ مدینہ
کیون دوزخ و جنت سے مجھے خوف و خوشی ہو — کونین سے آزاد ہے شیدائے مدینہ
میزان قیامت کا اُسے خوف ہی کیا ہے — جس شخص کے پلہ پہ ہو احسان مولائے مدینہ
تقدیر کی تعریف اُسی وقت کرونگا — جس وقت نظر آئیگا صحرائے مدینہ
بے طرح ستاتا ہے غم فرقت طیبہ — فریاد ہے اب رحم مسیحائے مدینہ
نیکون کو تو محشر مین بھی پوچھین گے لیکن — پوچھینگے گنہگارون کو مولائے مدینہ

سیفی نہین اوصاف گل و مل نہ سناؤ
فردوس کا خواہان نہین شیدائے مدینہ

ی

اشعار نعت مین جو میرے دہن سے نکلے — جس طرح بھینی بھینی خوشبو چمن سے نکلے
طیبہ کے سیر کی اک دل مین آرزو ہے — امید ہے کہ شاید چرخ کہن سے نکلے
جب رخ سے بال سرکے بولا یہ حسن بڑھکر — دو آفتاب رخشان اک دم گہن سے نکلے
خارج ہوئی ہے دنیا کیا کارِ عاقبت مین — رہبر جنھین بنایا وہ راہزن سے نکلے
گلزار بن گیا ہے دل مین خیالِ عارض — اشعار پھول بنکر میرے دہن سے نکلے
حضرت ہم آپ ہی کے الطاف کی بدولت — درد و الم سے چھوٹے رنج و محن سے نکلے

سیفی ہے کون ایسا جو تجکو بخشوائے
نکلے تو کام تیرا شاہِ زمن سے نکلے

امت مین محمد کی یہ بے خبری کیون ہے — نظرون سے مری پنہان احمد نگری کیون ہے
مژگان محمد کی کچھ دل مین کھٹک ہوگی — ورنہ میری آنکھون مین یہ جلوہ گری کیون ہے
برسون سے تڑپتا ہون طیبہ کی زیارت کو — حضرت سے مجھے بلوا لو یہ کم نظری کیون ہے
کیا آپ کی رحمت سے عصیان مرے بڑھکر ہین — پھر اپنے غلامون سے یون بے خبری کیون ہے
مین نے تو بہت کوشش کی نفس کے مرنے مین — معلوم نہین اب تک یہ شاخ ہری کیون ہے

کیا روز ازل اُسنے جلوہ نہین دکھلایا
پھر حضرت موسیٰ کو یان بیخبری کیون ہے

شیدا ہے نبی کو بھی پھر خوف ہے کیا سیفی!
پھر فکر تجھے کل کی اے مرد جری کیون ہے

مرے سرکار مری کیسی گزر ہوتی ہے
کیا کبھی آپ کو اس کی بھی خبر ہوتی ہے

دیکھنا آپکا میدان قیامت مین حضور
آپ کے چاند سے چہرہ پہ نظر ہوتی ہے

یاد زلف و رخ احمد مین نہین یہ بھی خبر
شام ہوتی ہے کدھر صبح کدھر ہوتی ہے

بیٹھتا ہے ہوئے ٹھیک نہین کچھ پڑے
پھر بھی تر ہی اے دیدۂ تر ہوتی ہے

عشق احمد کے سوا سینے مین رکھا کیا ہے
پرسش حشر بھی ہونے دو اگر ہوتی ہے

چہرۂ بے درد سے کیا پوچھئے وہ کیا جانے
کیسی کیسی تپش درد جگر ہوتی ہے

کیسے چین آئیگا جب تک نہ مدینہ پہنچون
رات دن رونے ہی رونے مین بسر ہوتی ہے

خلد بیجا نہ مدینے سے ہمین اے اللہ
ایسی اس جا ہی پہ کچھ خوب بسر ہوتی ہے

جب دعا ہی کی اجابت سے ہے سیفی ان بن
آہ کیون منت مین ممنون اثر ہوتی ہے

دیکھکر خورشید روز حشر بھی حیرت مین ہے
اللہ اللہ کیسی خوبی آپکی صورت مین ہے

سارا رونا اُسکو ہے جو دوسری ملت مین ہے
وہ تو بخشا جائیگا جو آپ کی امت مین ہے

گر مدینہ کی زیارت واعظو قسمت مین ہے
دیکھ لوگے یان کا نقشہ ہو بہو جنت مین ہے

میری بیتابی پریشانی ندامت دیکھکر
ہنسکے رحمت نے کہا تو کسلئے دہشت مین ہے

بھیجدے مجکو مدینہ اے مرے پروردگار
دیکھنا حضرت کے روضہ کا اگر قسمت مین ہے

جان و دل سے کیون نہ چاہون آپکو سرکار مین
بہتری دونون جہانکی آپکی چاہت مین ہے

پر مجھے دیدے کہ اُڑجاؤن مدینہ کی طرف
اے مرے اللہ سب کچھ تیری قدرت مین ہے

مین کہان جاؤنگا چوکھٹ چھوڑکر سرکار کی
مل رہیگا وہ یہین جو کچھ مری قسمت مین ہے

گو سزاوار جہنم اور عاصی ہے مگر
یا نبی اللہ سیفی آپ کی امت مین ہے

خدا و رسولِ خدا کہتے کہتے
نکل جائے دم مصطفیٰ کہتے کہتے

الٰہی میں اٹھوں کل اپنی لحد سے
اغثنی شفیع الوریٰ کہتے کہتے

گروں پاؤں پر آپکے حشر کے دن
میں اپنا ولی مدعا کہتے کہتے

پہنچ جائینگے طیبہ ہم اک نہ اک دن
اب اے دل نکل مصطفیٰ کہتے کہتے

مگر رحم آیا نہ اس آسمان کو
زبان تھک گئی مدعا کہتے کہتے

یہی آرزو اور یہی ہے تمنا
نکل جائے دم مصطفیٰ کہتے کہتے

مری عمر ساری گزر جائے سیفی
ثنائے رسولِ خدا کہتے کہتے

پھر بھیجدے مدینے کو میرے خدا مجھے
بھائی نہیں ہے ہند کی آب و ہوا مجھے

جنت کی آرزو ہے نہ فردوس کا خیال
اپنا کہیں تو بس ہے رسولِ خدا مجھے

مجھ سے گنہگار کا حامی بنیگا کون
بھولیں نہ آپ شافعِ روزِ جزا مجھے

طیبہ میں جان اور تنِ مضطرب یہان
پھرتی ہے ڈھونڈتی ہوئی میری قضا مجھے

محرومی زیارتِ طیبہ ہے جان گسل
اے سرنوشت! کیوں نہیں تجھپر گلا مجھے

طیبہ کی سیر جانہ غربت میں ہو نصیب
وہ دل وہ آنکھ دے مرے پیارے خدا مجھے

کیوں کرنہ مدحِ ساقیٔ کوثر کیا کروں
اللہ نے اسی لئے پیدا کیا مجھے

سدرہ مقام ان کا روح الامین کہاں کے
احمدؐ ہی جانتے ہیں سب رازِ لامکان کے

صحرا ہے لق و دق ہے ناقہ کا رنگ فق ہے
بدلے حدی کے نالے ہوتے ہیں ساربان کے

رہزن ہزارہا ہیں اور رات ہے ڈرانی
للہ کچھ مدد کر سالارِ کاروان کے

حضرت کو دیکھتے ہی ہر شے یہ بول اٹھی
واللہ آپ ہی ہیں سرکارِ دو جہان کے

ہم پرسشِ لحد سے کیوں اپنا دل چرائیں
دل سے غلام جب ہیں مخدومِ انس و جان کے

آنکھیں درِ جگر پہ کب سے لگی ہوئی ہیں
یارب وہ رشکِ یوسف اکبار اور جھانکے

ہم جو کچھ اب کہیں گے حضرت ہی سے کہینگے

احسان کیوں اٹھائیں سیفی رازدانکے

حبیب سے ملا ہے اک دلِ قبلہ نما مجھے
ہر وقت ہے خیالِ رسولِ خدا مجھے

لے لیگی اپنے دامنِ رحمت میں روزِ حشر
بخشائش و شفاعتِ خیر الوریٰ مجھے

عزت مری بچائیے سرکار ورنہ کل
رسوا کریگا خوب ہی میرا کیا مجھے

گو معصیت میں آپ ہی اپنا نظیر ہوں
لیکن سنبھال لیں گے شفیع الوریٰ مجھے

سیفی غلامِ شیفتگانِ نبی ہوں میں
منظور شاعری سے ہے انکی رضا مجھے

چلتا اگر میں آپ کے احکامِ پاک پر
کیوں سہنے پڑتے یہ ستمِ ناروا مجھے

شکوہ ہے چرخ کا نہ شکایت ہے غیر کی
جو کچھ بھی ہے مجھی سے ہے سیفی گلا مجھے

مضطرب دل جان پریشان اور لب پر ہائے ہے
آرزوئے سیرِ طیبہ یوں مجھے تڑپائی ہے

فکرِ دنیا دل تو رنجِ عاقبت جان کھائی ہے
پھول یہ کھلائے ہے اور وہ کلی مرجھائی ہے

جانتا ہوں میں ہی کچھ لطفِ فراقِ مصطفےٰ
اے غمِ دنیا نکل تو کیا مجھے سمجھائی ہے

لطف کچھ فرمائے حضرت اکہ شرمِ معصیت
جان میری کھائے ہے اور دل مرا برمائی ہے

مستعد ہم طیبہ جانیکو ہیں پر سرکار سے
کس کی یہ قدرت کہ پوچھے آپکی کیا رائی ہے

گردشوں نے کردیا تنگ امتِ مرحوم کو
لو خبر یا مصطفےٰ اب یہ کنول مرجھائی ہے

کیوں چھپا پھرتا ہے خورشیدِ منور ابر میں
کیا گلستانِ مدینہ دیکھکر شرمائے ہے

آپ کی تیغِ شجاعت کے کرشمے دیکھکر
ہے عجم بیچارا کیا شے دو جہان تھرائی ہے

میری تنہائی ستائے مجھکو سیفی کس طرح؟
نعتِ سرکارِ دو عالم دل مرا بہلائے ہے

نہ جاؤ نگاہیں آپکے در سے خالی
یہ سرکار عالی ہے سرکارِ عالی

خدا و خدائی کے محبوب تم ہو
شریعت کے رہبر طریقت کے والی

؎ ہر چند ایسی ردیف اب متروک ہے لیکن مذاقِ سلیم کو بھلی معلوم ہوئی اس لئے لکھدی گئی گمان غالب ہے کہ اہلِ ذوق پسند فرمائیں گے۔ (سیفی)

جو ٹھوکر سے مردونکو کرتے ہین زندہ
انہین کب اجہرن ہے مجہسا سوالی

مرادون کے پھولون سے دامن کو بھردو
گلستان بخشش کے ہین آپ مالی

تمہارے قدم چوم کر ختم ہوگی
اگر عمر میری ہے تقدیر والی

دکھائیگا جب مجکو بغداد اللہ
پکڑ لونگا مین تیرے روضہ کی جالی

گنہگار سیفی پہ اب کچھ کرم ہو!
وہ بیحد پریشان ہے سرکار عالی!

روضۂ شاہِ عرب کے صدقہ ہوکر چاندنی
اللہ اللہ بنگئی ہے مہر نور چاندنی

کاش ہم اس وقت رہتے گنبد اقدس کے پاس
اور ایسی ہی وہان رہتی منور چاندنی

کون ہے وہ مہر وش کسکی ہے اسکو جستجو
رات ہوتے ہی پھرا کرتی ہے گھر گھر چاندنی

آپکے رخسار روشن کا وہ پرتو ہی تو ہے
کہتے ہین سب لوگ جسکو نور گستر چاندنی

اور بھی ظلمت سے دم گھٹتا ہے جب چھپتا ہے چاند
کاش رہتی فرقتِ احمد مین شب بھر چاندنی

سایۂ قدِ مقدس کا پتہ اب کیا ملے
روئے انور چاند ہے جسم منور چاندنی

تیری رحمت کے تصدق مجھ سے عاصی کیلئے
بنگئی ہے حدتِ خورشیدِ محشر چاندنی

عکس طیبہ کے مکانونکا ہے یا تارے ہین یہ
یا چڑہانے لائی ہے پھولون کی چادر چاندنی

سیفی شیرین سخن یادِ مہ تابان مین آج
کیا مزا دیتی ہے ہمکو چاندنی پر چاندنی

مدینہ ہی کی بستی بستیون مین ایسی بستی ہے
جہان آٹھون پہر اللہ کی رحمت برستی ہے

منور دو جہان اس سے ہین اور اس سے فقط دنیا
رخ احمد کے آگے چاند کی بھی کوئی ہستی ہے

مگر تقدیر والے ہی کو یہ دولت میسر ہو
ملاقات آپکی جان کی عوض بھی ہو تو سستی ہے

بچھے جاتے ہین تپتی ریت پر اور کلمہ پڑہتی ہین
تمہارے عشق کی مستی بھی واللہ کیسی مستی ہے

مرے آقا مری آنکھونکی بارش دیکھ تو لینا!
برستی ہے تو یہ کسطرح سے آخر برستی ہے

دعا کیجے کہ اس جہل و جہالت سے بچے امت
کہین مرشد پرستی ہے کہین تربت پرستی ہے

تمنا ہے مدینہ کا تجلی دیکھکر سیفی!

ادھر تدبیر روتی ہے اُدھر تقدیر ہنستی ہے

بچ نہ سکے ہی نہ کیون حشر کا میدان رہے
جو محمد پہ دل و جان سے قربان رہے

وہ بھی کچھ جان ہے جو تجھ پہ نہ قربان رہے
وہ بھی کچھ دل ہے جسے دلمین ترا دھیان رہے

حشر ہو نشر ہو یا زندہ رہون یا مردہ
مرے سرکار کا ہر وقت مجھے دھیان رہے

موت اُس وقت مجھے آئے الٰہی جس دم
آنکھون مین روئے نبی سینہ پہ قرآن رہے

دین و دنیا مین گزر جائیگی عزت کیساتھہ
آپ کا لطف اگر میرا نگہبان رہے

دوزخی سمجھے ہوئے تھے مجھے زاہد لیکن
بخشوا نیکو ترے دیکھکے حیران رہے

آپکے فردوس سے کیا خاک رہے دنیا مین
اگر اس گلشن طیبہ مین نہ مہمان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے دولت دنیا سے مگر
آپکا عشق مرے سینہ مین ہر آن رہے

تری رحمت کی حمایت کا بھروسہ یہ تھا
ہم کسی سے بھی نہ دبکر سر میدان رہے

مین یہ سمجھون کہ بھلی سب سے مری قسمت ہے
نزع کے وقت محمد کا اگر دھیان رہے

واہ کیا سوجھی ہے سیفی کو بھی یہ وقت اخیر
کہہ رہا ہے کہ سلامت مرا ایمان رہے

آتی ہے صدا یہ دہن زخم جگر سے
حضرت مجھے سید کیجئے اتبار نظر سے

آتے ہی خیال چمنستان مدینہ
بیساختہ اک آہ نکلتی ہے جگر سے

حضرت نظر رحم کہ سب آئین مدینہ؟
اور آپکا یہ خادم ناچیز ہی تر سے

کیون پیری سے گھبرائین نہ انبیائے زمانہ
عاشق ہی تو ڈرتے ہین شب وصل سحر سے

تصویر ہی گر آپ کی مجائے - لگا لون
آنکھون سے کلیجہ سے دل و جان و جگر سے

حبیب سے سرکار دو عالم کا نہین غم
ق
پھر اشک نکل آتے ہین کیون دیدہ تر سے

جنکو نہین کچھ لینے ہی انجام کی پروا
واقف ہون وہ کسطرح مری درد جگر سے

اندھے کو نظر آئین گے کیا خاک کو اکسیر
پوچھے کوئی الطاف نبی میرے جگر سے

جب بادہ توحید سے سرمست ہین سیفی
کیون بیخبری ہم کو نہ ہو اپنی خبر سے

کاکلِ احمد رخِ روشن سے تابان ہو گئی
شرع کے ہر حکم مین سو نفع مضمر ہین مگر
ظلمتِ کنجِ لحد سو ہان جہان جب بن گئی
آج پھر حسنِ ملیح مصطفیٰ یاد آ گیا
اپنی غفلت سے نہ باز آیا مرا دل آج تک
نعتیہ اشعار رنج و غم مین ہین وردِ زبان

دوسرا یہ گل کھلا ہندو مسلمان ہو گئے
اپنے ہاتھون آپ ہم دشمن کا ران ہو گئے
داغِ ہجرِ مصطفیٰ مہرِ درخشان ہو گئے
پھر مرے زخمِ جگر رشکِ نمکدان ہو گئے
کیسے کیسے داخلِ شہرِ خموشان ہو گئے
دل کے بہلانے کو تختِ دل گلستان ہو گئے

خوب کیا سیفی! مضامینِ رخِ خالِ نبی
آپ کی شیرین کلامی کے نگہبان ہو گئے

سرِ جن و ملائک حور و پری - اسی شوق کی دل مین ہے جلوہ گری
رہے جان مین آپ کی چاہ بھری - اور پیشِ نظر احمد نگری
سرکارِ دو عالم کی الفت - ہے منتظرِ نظرِ رحمت
دیدارِ نبی کی ہے حسرت - رہے بارِ خدا یہ شاخ ہری
مری لیجئے خبر میرے پیارے نبی - مری جان ہے کس آفت مین پھنسی
مجھے بھولے سے ملنے نہین دیتی - افسوس مری بے بال و پری
اے طبعِ لذائذ و عیش پسند - اے عالمِ فانی کی دلبند
مے عشقِ نبی سے ہو خرسند - کب تک یہ رہیگی بے خبری
ہر رنگ ترا ہے اک دشمن - ہر طور ترا ہے اک رہزن
کیا کیا نہ دکھائے رنج و محن - اے نفس تری یہ فتنہ گری
کوتاہ نظر اور بد باطن - ہان سمجھے ہوئے ہین نا ممکن
پر کب ہے خدا کے پاس کٹھن - یہ معجزۂ شق القمری
یہی بات بہت ہی ہے سچی - ہمت کا خدا ہے بڑا حامی
کچھ دور نہین طیبہ سیفی - بجا و اگر تم مرو جنری

تمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	حاشیہ ۳	نعمت	نعمتہ
۳	۱۲	آبرو	ابرو
۳	اخری ۲	خیرا	خیر
۶	۵	کہ مصدق	سکے مصداق
۶	۴	تیرا	ترا
۶	اخری ۳	استمالت قالب	استمالت قلوب
۹	۱۳	من الشرور	من شرور
۱۰	۱۳	دامنگر تقی	دامنگر تحقیق
〃	اخیر سطر	اعزا	اعزہ
〃	〃	ایک بوند	اک بوند
۱۱	۱۳	سونچے	سونچ
۱۳	۲	فتوی	فتوے
۱۳	حاشیہ ۱	المتقصد	المقتصد
۱۳	〃	مہتتم	مہتم
〃	اخیر	اولی الصاب	اولی الابصار
۱۵	۱۳	نہیں	نہ ہوے
۱۶	اخیر	مخرب وجد	مخراب وجد
۱۸	۱۰	اَحد	آحد
۲۱	اخری ۲	نظر	نظیر
۲۶	۱	ضرورت	ضرورت ہے